ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

الحمد للہ کہ این نسخہ بے نظیر در نعت حضرت بشیر و نذیر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تصنیف سخنور

دقائق آگاہ حضرت الحاج خطیب قادر بادشاہ صاحب بادشاہ رئیس وانمباڑی نور اللہ مرقدہ

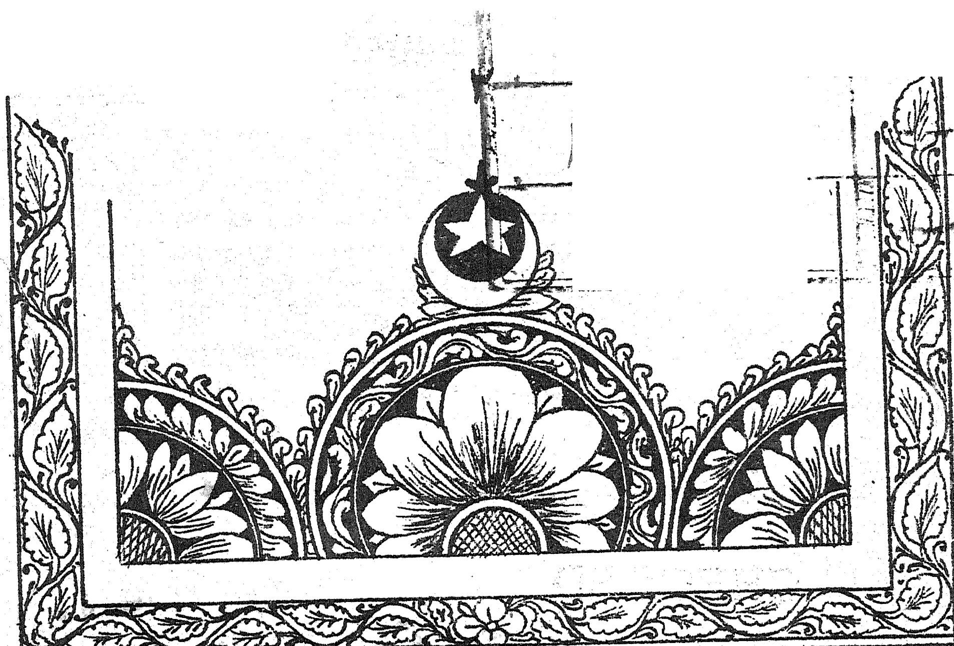


باہتمام خاکسار خطیب محمد عبد الرشید کان اللہ لہ فرزند مصنف مرحوم و مغفور

نمبر ۷۸ کوچہ گنگا مدراس

سنہ ۱۹۲۴ء

در مطبع نامی مدرس جلوہ ظہور نمود



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہوا ہوں بلبل شیدا ریاض حمد سبحاں کا
بھرا کرتے ہیں حوران جناں دم میرے الحاں کا

لکھوں گر وصف اک ذرہ بھی اسکے مہر احساں کا
دکھادے صفحۂ تحریر جلوہ مشرقستاں کا

ہے واجب گرچہ ہر ممکن پہ حمد اس ذات واجب کی
مگر اس عالم امکاں میں ہے کون ایسے امکاں کا

لہو روتا رہا عشق لب رنگین حضرت میں
اتارا پانی آنکھوں نے مری لعل بدخشاں کا

مثال صبح صادق دین سے اسکے ہوا روشن
وگرنہ اور ہی عالم تھا عالم کے شبستاں کا

رہیں جب تک زباں مدحت میں اس بحر شفاعت کے
خطر کیا کشتی امت کو ہو محشر کے طوفاں کا

ولائے آل واصحاب محمد جان دیتی ہے
نہ کیوں دم انکی الفت کا بھرے ہر دم مسلماں کا

کدورت گرد دوئی کی پاک ہو آئینۂ دل سے
نظر پیدا ہو جلوہ صاف یکتائی جاناں کا

ہرن چشم تصور سے ہوا ہے شوق نظارہ
کرے کیا شوق مجنوں سیر وحشت کے بیاباں کا

پس مردن نہ کیونکر روح کو ہو چاہ قالب کی
ہمیشہ مصر میں بھی دھیان تھا یوسف کو کنعاں کا

رسائی طبع موزوں کو عطا ہو اسقدر یارب
کلام بادشہ مطبوع ہو ہر اک سخنداں کا

مشتاق ہوں میں اسلئے حسن و جمال کا
ہے نام خود جمیل مرے ذوالجلال کا

یوں ہی جو ذوق و شوق ہو اسکے وصال کا
پھر چاہ ہر ایک حال میں ہو بیرقال کا

مختار میرے غیب و شہادت کا ہے وہی
ہیں معتقد نجوم کا ہوں اور نہ فال کا

بے انتہا دئیے ہیں ہمیں اُسنے نعمتیں
محتاج اسکا لطف نہیں ہے سوال کا

ایسے نبی کا ہمکو بنایا ہے اُمتی
پیدا کیا کسی کو نہ جسکی مثال کا

تھا وہ بشر مگر نہ ہمارے سا تھا بشر
گوہر کے روبرو نہیں رتبہ سفال کا

ساری فضیلتوں کا تھا جامع وہ شاہ دیں
باقی رہا نہ ایک بھی درجہ کمال کا

کر دیگا سرد آتش عصیاں تو کیا عجب
میری جبیں پہ ہے جو عرق انفعال کا

مشغول حمد و نعت میں اے بادشہ رہو
زیور یہی ہے شاہد علم و کمال کا

نہیں جز نعت نبی لطف ہے گویائی کا
سب سے بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا

دیکھے عالم جو ترے روضہ کے زیبائی کا
عمر بھر دل رہے حیرت میں تماشائی کا

غافلو عشق پیمبر کو سمجھتے کیا ہو
پہلا زینہ ہے یہی حق کی شناسائی کا

آنکھ سے دیکھ لیا روضۂ حضرت میں نے
مدعا ہو گیا حاصل مری بینائی کا

پھر مدینہ میں دوبارہ مجھے بلوا لیجے
یا نبی اب نہیں یارا ہے شکیبائی کا

عشق لیلیٰ ہے وہاں عشق پیمبر ہے یہاں
قیس کسطرح ہو ہمسر ترے سودائی کا

سجدہ گر غیر خدا کیلئے جائز ہوتا
فخر کرتا میں ترے در کی جبیں سائی کا

رشک ہر وقت کیا کرتی تھیں نسوان قریش
تھا مقدر میں حلیمہ کے شرف دائی کا

حشر تک عشق پیمبر ہے رفیق دل و جاں
گور میں بھی مجھے کچھ غم نہیں تنہائی کا

ہو گی توحید پہ کسطرح سے غالب تثلیث
ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا

شاعر و تمکو ان اشعار سے کیا نفع ملے
عشق فرضی میں نہیں نام ہے سچائی کا

بادشہ نزع میں تم کلمۂ طیب پڑھ لو
کھو نہ بیٹھو کہیں قابو ہے یہ دانائی کا

کرتا ہوں رقم وصف رخ سرور دیں کا
عالم مرے قرطاس پہ ہے ماہ مبیں کا

مسجود ملایک ہوئے آدم تو عجب کیا
تھا نور نبی نور جو تھا ان کی جبیں کا

محبوب زلیخا وہ یہ محبوب الٰہی
یوسف کو ہے اعزاز کہاں اس شہ دیں کا

کیا کھوئی ضلالت دل کفار کی تو نے
دوزخ کو بنایا ہے چمن خلد بریں کا

کیسا بھی وہ عاصی ہو مگر وقت شفاعت
نکلے نہ کبھی منہ سے ترے لفظ نہیں کا

بہتر مجھے شاہی سے ہے اس در کی گدائی
خواہاں ہوں میں افسر کا نہ مشتاق نگیں کا

اسلام میں اور کفر میں بس فرق یہی ہے
ظلمت وہ ضلالت کی ہے یہ نور یقیں کا

ای بادشہ ہیچداں وصف پیمبر

کیا باعث فرحت ہے مری جانِ حزیں کا

یا نبی جلوہ دکھادو عارض پُر نور کا — بھول جائیں حضرت موسیٰ بھی عالم طور کا

عاصیو درمان کرو تم جرم کے ناسور کا — صبح یثرب میں ہے عالم مرہم کافور کا

وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن کا میں کیا عجب — دائرہ ہر حرف کا حلقہ ہو چشم حور کا

سارے ہوشیاروں کو قرباں کیجئے اس مست پر — کیا مقدر ہے تمھارے عشق کے مخمور کا

شوق یثرب اور ہے خوف سفر کچھ اور ہے — شہد کے طالب کو بیجا ہے خطر زنبور کا

راز ہیں کا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم — شہرہ دنیا میں ہے نفخ صور تک منصور کا

کیا مصفا مسجد نبوی ہے جسکے وصف کو — آئینہ کاغذ ہو خامہ چاہیے بلور کا

جب شفاعت کی تمھاری دھوم محشر میں مچے — کیوں نہ دل اچھلے خوشی سے خاطر رنجور کا

شاعر و اللہ فرضی عشق بازی چھوڑ دو — میں موافق ہو نہیں سکتا ہوں اس دستور کا

عشق جو سچا ہے مثل روز روشن ہے عیاں — عشق فرضی تو نمونہ ہے شب دیجور کا

آستان مصطفےٰ کا ہوں گدا ای بادشاہ
میرے آگے کیا ہے رتبہ قیصر و فغفور کا

ہوں شیفتہ لقائے رسالت مآب کا — جلوہ ہے داغ دل میں مرے آفتاب کا

یاد آرہا ہے وہ گل عارض جناب کا — آنسو کو میرے آج ہے رتبہ گلاب کا

نشہ ہے مجھکو عشق نبی کے شراب کا — عالم ہے منکرونکے دلوں پر کباب کا

جرم و گناہ میرے بھلا کس حساب میں — میں ہوں غلام شافع یوم الحساب کا

نوبت زوال کفر کی پہنچی کہاں کہاں
ڈنکا بجا ہے دین کے جب رعب و داب کا

سیماب پارہ پارہ ہو غیرت سے کیا عجب
ہجر نبی میں ہے وہ سماں اضطراب کا

ہم کسکے امتی ہیں اے دوزخ تو غور کر
وہ اور ہونگے خوف ہو جنکو عذاب کا

شیریں ہوا ہے چاہ الس کا وہ آب شور
ادنی سا یہ اثر تھا نبی کے لعاب کا

افسوس بحر حرص و ہوا میں ہیں غرق ہم
ہے زندگی ہماری نمونہ حباب کا

مکہ میں آئیں اور لکھیں شوخیہ غزل
اے بادشہ یہ کام نہیں ہے ثواب کا

عشق رخ سرور ہے جو ماوا میرے دل کا
ہے غیرت خورشید تجلا میرے دل کا

ذکر لب معجز ہے مسیحا میرے دل کا
زندہ ہو نہ کسطرح یہ مردہ میرے دل کا

کیونکر نہ مٹے حشر میں دھڑکا میرے دل کا
ہے نام پیمبر جو وظیفہ میرے دل کا

جا پہنچوں مدینہ ہے ارادہ میرے دل کا
ہر دم ہے تقاضا یہی میرا میرے دل کا

عالم ہے ہر اک دل سے نرالا میرے دل کا
جز نعت نبی دل نہیں لگتا میرے دل کا

اک حمد الہی ہے دگر نعت نبی ﷺ ہے
وہ راحت جاں ہے یہ سہارا میرے دل کا

رویا میں بھی دیکھا نہیں میں نے رخ احمد
ہے ہے ابھی سوتا ہے نصیبا میرے دل کا

پروانہ یہ دنیا کی ہوا اے شمع رسالت
ہو جائے فدا تجھپہ پتنگا میرے دل کا

سر سبز ہے دل میں جو تیرا نخل محبت
محشر میں ملیگا مجھے ثمرہ میرے دل کا

عصیاں سے بچا بادشہ ہیچداں کو

اب تو ہی نگہباں ہے خدایا میرے دل کا

گر نہ دیدار نبیؐ مجھکو لے رضواں ہوگا
باغ فردوس مرے حق میں بیاباں ہوگا

شاد و خرم ترے عارض سے مسلماں ہوگا
دیکھے گر زلف کو کافر تو پریشاں ہوگا

شمع پر ہوتا ہے پروانہ فدا عالم میں
تیرا پروانہ ہر اک شمع کا ارماں ہوگا

لب جاں بخش سے پڑ جائے اگر تیرا لعاب
کیوں نہ ہر چشمہ یہاں چشمۂ حیواں ہوگا

اسلیۓ خلد میں حاجت نہیں مہر و مہ کی
رُخ پر نور وہاں تیرا درخشاں ہوگا

لب رنگیں کے تصور میں ہے آنسو جاری
دُرِّ غلطاں یہ مرا لعل بدخشاں ہوگا

تیرے ہونے سے ہی سب کچھ یہ ہوا ہے ورنہ
آسماں ہوگا زمیں ہوگی نہ انساں ہوگا

تیرے رخسار صفا کا اگر وصف کہوں
دل آئینہ بھی ہر آئینہ حیراں ہوگا

بادۂ عشق ہے اس مہر رسالت کا تجھے
دل نہ اک ذرہ قیامت میں ہراساں ہوگا

کسی سے وصف شاہ انبیا کا ہو نہیں سکتا
کبھی قطرہ کے منہ سے وصف دریا ہو نہیں سکتا

رخ حضرت سے اے شمس و قمر تشبیہ کیونکر دوں
کرو تم لاکھ بھی منت یہ اصلا ہو نہیں سکتا

تن اقدس پہ زیبا خلعت ختم رسالت ہے
قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا

تمھاری قدر و عزت کا مدارج کا مراتب کا
بجز اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا

یہاں محبوب حق ہے اور وہاں سب حور و غلماں ہیں
مدینے سے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا

دلاتے خوف کیوں ہو واعظو تم روز محشر کا
شفیع المذنبیں کیا اپنا ملجا ہو نہیں سکتا

بتوں پر سب فدا ہیں میں فدا اپنے پیمبر پر
کسی کا میرے دل پر کچھ اجارا ہو نہیں سکتا

نبی کے عاشقوں سے قیس ہمسر ہو یہ بیجا ہے
خذف پارہ کسی دن دریکتا ہو نہیں سکتا

ملا دے خاک میری بعد مردن خاک طیبہ سے
صبا کیا تجھ سے اتنا کام میرا ہو نہیں سکتا

ہے انکی اک نگاہ لطف کافی بادشہ مجھکو
جوادنی اُمتی ہوں کیا میں اعلیٰ ہو نہیں سکتا

ترے روضہ پہ دوبارہ جو مرا قرار رہتا
مری جان صدقہ ہوتی مرا دل نثار رہتا

میں مدینہ جا کے آیا مرا مدعا نہ پایا
نہ تھے یہ نصیب میرے کہ وہاں مزار رہتا

تری دید خواب میں بھی نہ ہوی مجھے میسر
مرا بخت خفتہ شاید نہیں ہوشیار رہتا

کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہاں نے
تو نبیؐ جہاں میں کیونکر کوئی زینہار رہتا

کبھی آشکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی
نہ ترا وجود اطہر اگر آشکار ہوتا

مری آنکھ کیوں نہ سمجھے اسے سرمۂ جواہر
ترے گور کا میسر جو مجھے غبار رہتا

میں درود پڑھ کے ہر دم ترا نام لے رہا ہوں
یہ لحاظ میں نہ کرتا تو قصور وار رہتا

تری ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستاتی
کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بیقرار رہتا

مجھے ہو یقین اسدم ترے در پہ ہو رسائی
مری زیست کا اگر کچھ مجھے اعتبار رہتا

دم گریہ وصف کرتا جو ترا ای بحر خوبی
مرا اشک قطرہ قطرہ دُر شاہوار رہتا

تری اک نظر جو پڑتی ای سحاب لطف رحمت
مرا گلشن مقاصد ابھی پر بہار رہتا

نہ رہے اگر وہاں تو مجھے خلد ہے بیاباں
گل تر ہر اک وہاں کا مرے حق میں خار رہتا

یہی فخر بادشہ کو دم بازپرس بس تھا
ترے خادموں میں شاہا جو مرا شمار ہوتا

دین متیں ہے پھیلا نزدیک و دور تیرا
گویا ہے ای پیمبر ہر جا ظہور تیرا

کفار و مشرکیں سب پچھتائینگے سراسر
جاہ و حشم جو دیکھیں روز نشور تیرا

قدرت ہے وہ خدا کی یہ فضل ہے خدا کا
پائینگے حسن کیونکر غلمان و حور تیرا

فعلی رضائی قولی سنت کے ہیں جو پیرو
لطف و کرم انہیں پر ہوگا وفور تیرا

ہیں صاف تر مبشر توریت اور انجیل
اور دے گیا ہے بیشک مژدہ زبور تیرا

تو خاتم الرسل ہے سردار دو جہاں ہے
رتبہ رقم کروں کیا میں ای حضور تیرا

شیدا نہ ہو جو تیرا مومن وہ کسطرح ہو
رکھتا ہے عشق دل میں ہر اک ضرور تیرا

تھا عرش رب ای موسیٰ معراج گاہ احمد
معراج گہ زمیں پر تھا کوہ طور تیرا

دوزخ سے تو چھڑا کر جنت ہمیں دکھائے
ہوگا زبہر امت دل ناصبور تیرا

ای بادشہ شفیع محشر نبی ہے اپنا
کیا غم ہے گر ہے بیحد جرم و قصور تیرا

یا نبی کس کے نہیں دل میں ہے ارماں تیرا
کون مداح نہیں صاحب ایماں تیرا

کون ہوں کیا ہوں کروں عشق کا دعویٰ کیونکر
عشق خود رکھتا ہے جب حضرت رحماں تیرا

حمد سے نعت یہی کہتی رہی صبح و مسا
حد نہیں سیری کوئی اور نہ پایاں تیرا

عاصیاں حشر میں یوں تجھکو پکار اٹھیں گے
اک وسیلہ ہمیں بس دین کے سلطاں تیرا

کسر شان اسکی ہے کسریٰ سے اگر نسبت دوں
فوقیت رکھتا ہے دارا پہ بھی دربان تیرا

وقف سب کچھ ہے یہ تیرے لئے ای عشق نبی
جسم تیرا ہے بجا نقد دل و جان تیرا

کیوں سکندر بھی نہ ششدر ہو صفائے رخ سے
آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیران تیرا

مصر میں اس لئے کہلایا عزیز عالم
نور رکھتا تھا جبیں پر مہ کنعان تیرا

نار گلزار بھلا کیوں نہ ہوئے ابراہیم
نور سے کسکے تھا عارض یہ درخشان تیرا

فخر کرتے ہیں رسل ذات معلّی پہ تری
یا نبی تجھ پہ ہر اک وصف ہے نازاں تیرا

بلبل باغ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا
ہو مبارک تجھے رضواں یہ گلستان تیرا

بادشہ کو نہیں کونین میں کچھ خوف و ہراس
حشر میں ہاتھ مرا اور ہے داماں تیرا

مجھ سے رقم جو وصف شہ انبیاء ہوا
ہر ایک حرف قابل صل علیٰ ہوا

پرتو فگن جو عشق حبیب خدا ہوا
دل میرا گویا آئینۂ حق نما ہوا

میں دل سے آستان نبی کا گدا ہوا
نام اپنا بادشہ جو ہوا کیا بجا ہوا

جامع ہے تو جمیع فضائل کا یا نبی
تجھسا نہ دوسرا میں کوئی دوسرا ہوا

تیری نظر نے کر دیا ذرہ کو آفتاب
قطرہ ترے کرم سے دُر بے بہا ہوا

تیرے سحاب فیض و ہدایت کا ہی طفیل
توحید کا ہے باغ جو پھولا پھلا ہوا

کرتا ہے قصد بلدۂ طیبہ جو دل مرا
رہتا ہے شوق دو قدم آگے بڑھا ہوا

پیش خدا میں جاؤنگا محشر میں بادشاہ

نعت نبی کا ہاتھ میں دفتر لیا ہوا

ہجر احمد میں نہ پوچھو مجھ سے کیا جاتا رہا
صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا

وائے ناکامی پڑے ہیں ہند میں مایوس ہم
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا

عشق احمد نے مٹایا دل سے میرے عشق غیر
آشنا قائم رہا نا آشنا جاتا رہا

نکہت مشک و گلاب اس راہ سے آتی رہی
جس گلی جس رہ سے شاہ انبیاء جاتا رہا

ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مر مٹے
ہائے کیا پایا تھا ہم نے ہم سے کیا جاتا رہا

لطف شوق دید میں ہے آنکھ میری مبتلا
دیکھنا روضہ کا وہ صبح و مسا جاتا رہا

شرق سے تا غرب جب ڈنکا بجا توحید کا
زور کفر و شرک کا جاتا رہا جاتا رہا

کہتے تھے روح الامیں وقت وفات مصطفےٰ
لطف اس دنیا میں آنیکا جو تھا جاتا رہا

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
شوق اے رضواں مجھے فردوس کا جاتا رہا

سچی سچی مدح گوئی کا ہے چرچا پادشاہ
اب تو فرضی عشق بازی کا مزا جاتا رہا

رنگ نعت مصطفےٰ جب دم نمایاں ہوگیا
ہر سخن میرا گل گلزار رضواں ہوگیا

تیرے غم میں جو مثال ابر گریاں ہوگیا
واہ کیا سرسبز اسکا باغ ایماں ہوگیا

شوق دیدار پیمبر جب رقم کرنے لگا
صفحۂ قرطاس میرا گلستاں ہوگیا

کعبہ میں پائی ہے میرے مردہ دل نے زندگی
آب زمزم مجھکو گویا آب حیواں ہوگیا

دولت دین نبی نے دی وہ قدر و منزلت
دہر میں ہر مورچہ ہم شکل سلیماں ہوگیا

نوع انساں میں کیا خلاق نے پیدا مجھے
اشرف المخلوق جب سے نام انساں ہو گیا

بچ گئے نار جہنم سے مریضان فراق
سوز الفت تیرا انکے حق میں درماں ہو گیا

فتح گویا ہو گئی سب دشمنان دین پر
نفس سرکش پر اگر غالب مسلماں ہو گیا

مہر کے آگے نہیں جسطرح انجم کی ضیا
رتبہ یوں اگلے کتب کا پیش قرآں ہو گیا

میں جو سلطان رسل کے در کا ہوں ادنی گدا
بادشہ میرا تخلص مجھکو شایاں ہو گیا

ہے تیری حشر میں امداد کیا کیا
ہوئے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا

منادی تو نے کی توحید کی جب
مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا

ہدایت سے ہوا معمور عالم
ضلالت ہو گئی برباد کیا کیا

بہار وحدت حق کا ہے جلوہ
ہے پھولا گلشن ایجاد کیا کیا

لکھا ہے میں نے وصف چشم سرور
ہے استادوں کلی اسپر صاد کیا کیا

ہزاروں سیکڑوں امت میں تیری
ہوئے اقطاب و اوتاد کیا کیا

نبوت کس کو ہے جن و ملک میں
معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا

طپاں ہوں غمزدہ ہوں مضطرب ہوں
تری فرقت کی ہے بیداد کیا کیا

دوبارہ جا کے جب پہونچوں مدینہ
کرونگا نالہ و فریاد کیا کیا

میں مداح نبی ہوں بادشہ آج
ملیگی شاعروں سے داد کیا کیا

اللہ اللہ حشر میں کس شان سے آئینگے آپ / رستگاری امت عاصی کو دلوائینگے آپ

کیسی ہمدردی نوازش کسقدر امت پہ ہے / گر نہ ہو ہمراہ یہ جنت میں کب جائینگے آپ

نور کے لیکر طبق وقت ولادت سب ملک / کہتے تھے اس دہر میں تشریف اب لائینگے آپ

خوش نصیبی پر مری کیا اس سے بڑھکر فخر ہو / گر دوبارہ پھر مجھے یثرب میں بلوائینگے آپ

بیگماں حق کی اطاعت ہے اطاعت آپکی / گویا فرمان آلٰہی ہے جو فرمائینگے آپ

کسکو تھا معلوم یوں ہوگی ضلالت کالعدم / اور یوں نور ہدایت اپنا چمکائینگے آپ

یا نبی ہے گلشن فردوس کو میرا سلام / خاک کو میری مدینہ میں جو پہنچائینگے آپ

رشک رخ سے آپکے خورشید ہوگا زرد رو / پارہ پارہ ہو قمر انگلی جو بتلائینگے آپ

جو مصدق آپکے ہیں خوش رہینگے حشر میں / جو مکذب ہیں وہ دل ہی دل میں پچھتائینگے آپ

پاک فرضی عشق سے ہے بادشہ کی شاعری
مجھ سے ای رنگیں مزاج لطف کیا پائینگے آپ

شب معراج ہے ای اہل نظر آجکی رات / کسقدر رحمت حق کا ہے اثر آجکی رات

پردۂ غیب سے ہر وقت صدا آتی ہے / ہو مبارک ای مسافر یہ سفر آجکی رات

کیا اڑے سدرہ سے پرواز پر روح امیں / ہے پرے عرش کے حضرت کا گزر آجکی رات

سرنگوں کیوں نہوں انجم یہی کہتا ہے براق / پشت پر میری ہے اک رشک قمر آجکی رات

اک تجلی سے ادہر طور پہ بیخود تھے کلیم - / ہم کلامی ہوی خالق سے ادہر آجکی رات

خلق کیں خالق عالم نے بہت سی راتیں / رکھتی ہے ان میں مگر شان دگر آجکی رات

حوریں جنت میں فلک پر یہ ملک کہتے ہیں
صدقے تم پر ہیں دل و جان و جگر آ چکی رات

قاب قوسین او ادنیٰ کا جو کچھ تھا مفہوم
ہے مکمل اِسی شہ جن و بشر آ چکی رات

نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیغمبر کو
تم نے پایا ہے جو کچھ عزّ و وقر آ چکی رات

نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ
اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آ چکی رات

بست و ہفتم جو رجب کی ہے مبارک شب ہے
طاعت حق میں رہیں تا بہ سحر آ چکی رات

قدر کیا ہوگی صدف کی نہ ہو جب اس میں گہر
صدف ماہ رجب میں ہے گہر آ چکی رات

بادشہ پاؤ گے کسطرح جزا کل کا دن
خواب غفلت میں اگر ہوگی بسر آ چکی رات

کس کا ہے نام ورد زباں بار بار آج
میرا دہن ہے میری زباں پر نثار آج

نعت نبی پہ ہے مدار و مدار آج
صلّ علیٰ کی کیوں نہ ہو ہر جا پکار آج

سینہ ہے میرا ہجر پیمبر سے داغ داغ
کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج

جنت میں بھی کہونگا تری دید بس مجھے
حور و قصور کا میں نہیں خواستگار آج

با صدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں
کیا یہ زمین فلک پہ ہے میرا وقار آج

لکھتا ہوں وصف نکہت گیسوئے مصطفٰے
صدقے مرے سخن پہ ہے مشک تتار آج

امت بھی کہیگی قیامت میں یا نبیؐ
تیرے سوا ہے کون ہمیں غمگسار آج

کیا جانوں میں کہ کب ہے مدینہ کا پھر سفر
حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج

تعداد اہل فہم کی ان میں قلیل ہے
شاعر ہیں یوں جہاں میں ہزاروں ہزار آج

مداح مصطفےٰ ہوں تخلص ہے بادشاہ
غیروں کی مدح سے ہے مجھے ننگ و عار آج

شوق دیدار نبی ساتھ رہا میرے بعد
گل نرگس مری تربت پہ کھلا میرے بعد

یا نبی داغ محبت ترا لیجاتا ہوں
بس ہے اس شمع کی مرقد میں ضیا میرے بعد

دست و پا میرے گناہونکی گواہی دینگے
یہی دشمن ہیں مرے روز جزا میرے بعد

کہا حضرت نے کہ دنیا میں مجھ ل چھوڑا دو چیز
ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد

یہی دو چیز تمھارے لئے ہیں حبل متین
یہی دکھلائیں تمھیں راہ ہدیٰ میرے بعد

نیک اعمال فقط حشر میں کام آئیں گے
ہیں عبث قصر و مکاں سیم و طلا میرے بعد

خاک کو میری ذرا خاک مدینہ میں ملا
اتنا احسان کرا ہی باد صبا میرے بعد

میں اٹھوں حشر میں عشاق نبی کی صف میں
یہی کافی ہے مرے حق میں دعا میرے بعد

آہ کس درد سے فرمائینگے محشر میں نبیؐ
میری امت ترا کیا حال ہوا میرے بعد

بادشہ فکر ہے کیا گر نہیں اب قدر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

برتر ہے سب رسل سے عظمت تری پیمبرؐ
اور افضل امم ہے امت تری پیمبرؐ

کیونکر رکھیں نہ دل سے الفت تری پیمبرؐ
ہے عین طاعت حق طاعت تری پیمبرؐ

تو فخر دو جہاں ہے تو اشرف زماں ہے
جن و ملک کئے ہیں خدمت تری پیمبرؐ

قہر و غضب سے حق کے بچتا نہ کوئی انساں
گر خلق پر نہ ہوتی رحمت تری پیمبرؐ

جسطرح حق کی عزت تو خوب جانتا ہے
معلوم ہے خدا کو عزت تری پیمبرؐ

زیر لوا ہوں تیرے محشر میں انبیا جب
کیا کچھ عیاں نہ ہو گی شوکت تری پیمبرؐ

تھا ریج نزع تک بھی امت کی بیکسی کا
بھولی نہیں ہے جالی شفقت تری پیمبرؐ

دنیا کے سب ہوس کو مثل نظر گرا دوں
دیکھوں جو اک نظر میں تربت تری پیمبرؐ

بے چین دل کو میرے کیا چین کی ہے صورت
رویا میں بھی نہ دیکھی صورت تری پیمبرؐ

مدح و ثنا سے تیری مملو کلام رب ہے
اس بادشہ سے کب ہو مدحت تری پیمبرؐ

شیفتہ ہوں دل سے حسن احمد مختار پر
کب نظر میری پڑے گی اب کسی دلدار پر

داغہائے دل ادہر آنکھیں ادہر ہیں اشکبار
ہیج تو ہے بارش بھی ہونی چاہئے گلزار پر

جا پہنچتا اڑ کے طیبہ میں پیمبرؐ کے حضور
بازووں میں گر عطا کرتا خدا دو چار پر

شربت دیدار پلوا دو مسیحائی کرو
یا نبی کیجے کرم اس ہجر کے بیمار پر

شوق سے جب یا محمد کا کروں نعرہ ملند
زلزلہ ڈالوں زمیں پر دشت پر کہسار پر

ملک یثرب میں اگر آئے مجھے خواب اجل
میں کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر

دوست اور دشمن پہ تھی یکساں توجہ کی نظر
لطف تھا تیرا برابر یار پر اغیار پر

فر جمشیدی کو کیا سمجھیں غلامانِ نبیؐ
شوکت دارا فدا ہے آپکے دربار پر

وصف ہے توحید کا شایاں اگر حق کیلئے
ختم ہے شان رسالت سید ابرار پر

حسن اصلی کو ہے کیا زیور کی حاجت بادشاہ

سادگی کو فخر ہے بالکل مرے اشعار پر

رہوں میں بحر نعت مصطفےٰ سے آشنا ہو کر
مرا ہر اک سخن چمکیگا در بے بہا ہو کر

پڑا ہوں ہند میں اب میں مدینے سے جدا ہو کر
یقیں ہے شوق پھر لیجائے مجھکو رہنما ہو کر

خیالِ گلشنِ یثرب رہیگا بعد مردن بھی
عجب کیا روح جا پہنچے وہاں باد صبا ہو کر

شرف پایا شب معراج سیر قاب قوسین کا
ہوا مقبول تجھ سا کون ختم الانبیا ہو کر

شب معراج پایا تو نے رتبہ قاب قوسین کا
گیا اور آ گیا اک پل میں تو عرش علا ہو کر

اسی کا دھیان ہو دل میں اسی کا ذکر ہو لب پر
رہوں تا مرگ یارب محو عشق مصطفےٰ ہو کر

تصور میں گل رخسار حضرت کے جو رونا ہوں
ٹپک پڑتے ہیں میرے اشک عطر موتیا ہو کر

تن مردہ میں مشتاقانِ حج کے جان آتی ہے
ملا ہے آبِ زمزم کیا انھیں آب بقا ہو کر

سماں اسوقت محشر میں رہیگا دید کے قابل
کھڑے ہیں جب سینکڑوں عاصی تر زیر لوا ہو کر

شفاعت کیلئے اک جنبش لب تیری کافی ہے
ہزاروں جائینگے جنت کو دوزخ سے رہا ہو کر

جہاں میں تیرے انوار ہدایت ہیں عجب پھیلے
ہر اک ذرہ درخشاں ہے یہاں شمس الضحیٰ ہو کر

کرو سچی محبت شاعر و تا نفع ہو تم کو
بھلا کیا پاؤ گے عشق بتاں میں مبتلا ہو کر

خطاب بادشہ مشہور ہے میرا جو عالم میں
شرف پایا یہ میں نے کوئے احمد کا گدا ہو کر

زباں نعت کے ہے سنانے کے قابل
ہے دل نیز قربان جانے کے قابل

بنانا تھا جیسا بنایا ہے حق نے
ہے پھر کون تجھسا بنانے کے قابل

شفاعت کے محتاج عاصی ہیں ورنہ
خدا کو ہیں کیا منہ دکھانے کے قابل

نبوت ہوئی ختم اب مثل تیرے
نہیں کوئی دنیا میں آنے کے قابل

پس ذات خالق ہو کچھ ہے بزرگی
فقط تو ہی تھا اس کے پانے کے قابل

نہ ہوتا جو غیروں کو ممنوع سجدہ
ترا روضہ تھا سر جھکانے کے قابل

عبث دینداری کا دعویٰ ہے سبکو
بہت کم ہیں اس کے نبھانے کے قابل

تم اے شاعرو عشق فرضی کو چھوڑو
یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل

ضعیفی میں اے **بادشہ** غم یہی ہے
رہا میں نہ یثرب کو جانے کے قابل

عشق رسول پاک میں ہے بیقرار دل
ہے رشک لالہ زار مرا پر بہار دل

سردار مرسلیں پہ ہے میرا نثار دل
کعبہ سے عرش سے ہے فزوں با وقار دل

لگتا نہیں ہے دل مرا جز نعت مصطفیٰ
صدقے ہوں میرے دل پہ نہ کیوں بیشمار دل

دنیا کی خواہشیں نہ مسخر کریں اسے
پہلو میں دیکھ لیتا ہوں میں بار بار دل

اعدا کو بد دعا کے عوض تو نے دی دعا
اللہ رے ترا وہ عطوفت شعار دل

اس دلکو نذر کرنے کے قابل ہے چیز کیا
امت کا نزع تک جو رہا غمگسار دل

کیونکر ہوں منکران نبی میرے روبرو
میدان عشق میں ہے مرا شہسوار دل

معدوم نیکیاں ہیں ہجوم گناہ سے
کیا لیکے جاؤں پیش خدا شرمسار دل

محکم رہیں جو عشق خدا و رسول میں
ڈھونڈھیں تو ایسے سو میں ملینگے دو چار دل

ہر آن تیرے شوق زیارت میں یا نبی
سیماب کے طرح ہے مرا بے قرار دل

یکساں فراق و وصل میں مضطر ہے بادشاہ
کیونکر قرار پائے گا یہ دلفگار دل

دہر میں آئے غم عشق نبی کھانے کو ہم
خلد میں جانے کو ہم ہیں نعمتیں پانے کو ہم

رکھتے ہیں سینے میں اپنے سکہ ہائے داغ عشق
نذر دربار نبی میں ساتھ لیجانے کو ہم

دل میں عشق مصطفےٰ ہی کب ہے اچھا دخل غیر
کسطرح کعبہ میں رکھیں آہ بتخانے کو ہم

تھی یہی حسرت ترے شمع مزار پاک پر
کاش کر دیتے تصدق دل کے پروانے کو ہم

خیر امت کا لقب ہم کو ہے اے خیر الوریٰ
خوش نصیبی پر ہیں اپنے خوب اترانے کو ہم

تو شفیع المذنبیں ہے ہم ہیں عاصی پر خطا
جز ترے کسکو سنائیں اپنے افسانے کو ہم

پیروی کرتے نہیں کچھ ترے قول و فعل کی
کیا فقط ہیں اتنی دنیا میں کہلانے کو ہم

آفریں ہے جوش پر وحشت پہ اسکے مرحبا
سب سے دانا جانتے ہیں تیرے دیوانے کو ہم

ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مر مٹے
عمر بھر تقدیر پر ہیں اپنی پچتانے کو ہم

بادشہ عاجز نہ کرتا گر بصارت کا فتور
تھے بہت رنگ سخن عالم میں دکھلانے کو ہم

کہا روئے نبی نے گل سے خوشتر ہوں تو میں ہی ہوں
بیاں تھا زلف کا سنبل سے بہتر ہوں تو میں ہی ہوں

جہاں میں محو وصف چشم سرور ہوں تو میں ہی ہوں
مثال نرگس شہلا جو ششدر ہوں تو میں ہی ہوں

ہے مملو گنج دل سرمایۂ عشق پیمبر سے
جو سلطاں ہوں تو میں ہی ہوں تونگر ہوں تو میں ہی ہوں

میں صدقے اس زباں کے جس زباں سے تونے فرمایا
شفیع المذنبیں حق سے مقرر ہوں تو میں ہی ہوں

ترے روئے منور کا پڑیگا عکس گر شاہا
نہ کیوں آئینہ بول اٹھے سکندر ہوں تو میں ہی ہوں

رسالت کے سما کا مہر انور ہے تو ہی شاہا
مثال ذرہ سب امت میں کمتر ہوں تو میں ہی ہوں

ذلیل و خوار ہوں لیکن محب سرور دیں ہوں
محبو عین لستی میں جو برتر ہوں تو میں ہی ہوں

رقم کرنے لگا جب شعر تیرے وصف دنداں میں
کہا ہر یک مصرع سلک گوہر ہوں تو میں ہی ہوں

شہید و مجھکو محشر میں نہ کیونکر سرخروئی ہو
شہید تیغ ابروئے پیمبر ہوں تو میں ہی ہوں

تمام اوقات میں اپنے کیا ضائع گناہوں میں
دو روزہ عمر پر اپنی ستمگر ہوں تو میں ہی ہوں

نبی کی نعت ہی اے بادشہ ورد زباں جب سے
زباں بھی مجھ سے کہتی ہے سخنور ہوں تو میں ہی ہوں

موج ہوں سیل ہوں قلزم ہوں نہ دریا ہوں میں
ہاں مگر طبع رواں نعت میں رکھتا ہوں میں

طالب دید ہوں مشتاق ہوں شیدا ہوں میں
ہوں فقط اپنے نبی کا نہ کسی کا ہوں میں

روضۂ سرور دیں آنکھ سے دیکھا ہوں میں
چشم بد دور عجب مرتبہ رکھتا ہوں میں

دوستو چلئے ذرا دیکھئے یثرب کی بہار
تم نہ ہو جاؤ فدا اسپہ تو جھوٹا ہوں میں

قاب قوسین کے اسرار کہوں میں کیوں کر
چھوٹا منہ بات بڑی اسلئے ڈرتا ہوں میں

کیا جلائیگی تو اے آتش دوزخ مجھکو
پہلے تو غور یہ کر امتی کس کا ہوں میں

کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہیں میری رضا
یا نبی تیری رضا چاہنے والا ہوں میں

نہیں امید فقط حشر میں ہے مجھکو یقیں
بات بن جائیگی گو لاکھ بھی بگڑا ہوں میں

نظر آیا جو مدینہ کا مجھے گورستاں
دل لگا کہنے اسی موت پہ مرتا ہوں میں

بادشہ ہوں میں فقط ملک سخن کا اپنے
نہ فریدوں نہ سکندر ہوں نہ دارا ہوں میں

ہم عشق پیمبر کا اثر دیکھ رہے ہیں
بیتاب دل و جان و جگر دیکھ رہے ہیں

روضہ پہ تصدق ترے ہوتے ہیں ہمیشہ
گردش میں جو ہم شمس و قمر دیکھ رہے ہیں

پرتو ہے یہ شاید لب و دندان نبی کا
پتھر میں جو ہم لعل و گہر دیکھ رہے ہیں

اے مصحف رخسار نبی تیری بدولت
عشاق کا دل زیر و زبر دیکھ رہے ہیں

امت میں ہیں ہم شافع محشر کے وہ ہیں اور
جو نار جہنم کا ضرر دیکھ رہے ہیں

اللہ رے شادابی گلزار شریعت
ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہیں

آتا ہے نظر جلوۂ توحید الٰہی
ہم چشم بصیرت سے جدھر دیکھ رہے ہیں

کب صاحب زر عازم حرمین ہوا ہے
بے زر کو مگر بستہ کمر دیکھ رہے ہیں

افسوس نہ کیوں فہم خلائق پہ ہو ہم کو
جب بے ہنری کو یہ ہنر دیکھ رہے ہیں

صد شکر ہے ہم بادشہ ہیچمداں کو
مداح نبی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

خواہاں نہ فرضی حسن نہ فرضی بتاں کے ہیں
وارفتہ ہم ازل سے تنہ انس و جاں کے ہیں

محشر میں وہ شفیع تمام عاصیاں کے ہیں
غمخوار جملہ عاجز و بے چارگاں کے ہیں

سب کچھ طفیل رحمت عالم کا ہے یقیں
دنیا میں جو مزے ہمیں امن و اماں کے ہیں

ہمکو یہاں کے ذلت و عزت سے کام کیا
عزت کے خواستگار فقط ہم وہاں کے ہیں

لعل و گہر جواہر و زر سے ہیں قیمتی
الفاظ نعتیہ جو ہماری زباں کے ہیں

دل کو خیال اپنے نبی کا ہے ہر زماں
اور مشغلے زبان کو آہ و فغاں کے ہیں

طیبہ کے مدح خواں سے نہو ہمسری کبھی
اے واعظو جو مدح کناں تم جناں کے ہیں

دوزخ یہ گرمیاں تو کسی اور کو بتا
ہم امتی پیمبر آخر زماں کے ہیں

کہنے لگے ملک شب معراج یا خدا
کیا کیا تواضع آج تیرے میہماں کے ہیں

بلوالو پھیر دو بارہ مدینہ میں یا نبی
ارماں بہت یہ یاد شہ خستہ جاں کے ہیں

جسکو تمہارے عشق کا دنیا میں غم نہیں
محشر میں شادماں وہ خدا کی قسم نہیں

مدحت سرا تمہارے فقط ایک ہم نہیں
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

کیونکر مثال زلف معنبر سے دیجئے
مشک ختن میں بو ہے مگر پیچ و خم نہیں

درگاہ ایزدی میں کسی کو جز آپ کے
یہ مرتبہ یہ فخر یہ جاہ و حشم نہیں

امی جو آپ کا ہے لقب کیا مضائقہ
کیا زیر حکم آپ کے لوح و قلم نہیں

کہتا یہی ہے بلبل دل پھول پھول کر
تربت سے پر فضا مجھے باغ ارم نہیں

مہتاب جسطرح نہیں خورشید کی مثال
خورشید مثل عارض شاہ امم نہیں

کیا جانے آپ کے قد والا کا مرتبہ
جو مثل سرو عشق میں ثابت قدم نہیں

کبتک رہے تمہاری زیارت سے بے نصیب

اس بادشہ پہ کسلئے لطف و کرم نہیں

اسلام کیا ہے دین ہے کیا کچھ خبر نہیں / دل میں اگر محبت خیر البشر نہیں

خالی کوئی زمین نہیں بحر و بر نہیں / امت نبی کی ہمکو بتاؤ کدھر نہیں

یثرب کو جاؤ راہ میں کوئی خطر نہیں / دنیا میں اس سفر سا مبارک سفر نہیں

ہیں مالا مال دولت عشق نبی سے ہوں / کیا غم ہے میرے پاس اگر سیم و زر نہیں

دونوں جہاں میں تیری طرح کوئی یا نبی / ہادی نہیں رسول نہیں راہبر نہیں

تیری ہی شان وہ ترے آگے کسی کو بھی / عظمت نہیں ہے جاہ نہیں ہے وقر نہیں

پہنچا ہے تو وہاں شب معراج یا نبی / جس جا پہ جبرئیل امیں کا گزر نہیں

سن سن کے مژدہ تیری شفاعت کا ہمکو اب / محشر کا خوف کچھ نہیں دوزخ کا ڈر نہیں

شیطاں کو کیوں نہ جنت دل سے نکالدوں / بدلہ اگر پدر کا نہ لے وہ پسر نہیں

دلچسپیاں ہیں ملک عدم کی عجیب تر / جاتے ہیں سب اُدھر کوئی آتا ادھر نہیں

آزاد جو ہیں دین سے کیا انسے نفع قوم / سرو چمن کو دیکھئے اس میں ثمر نہیں

کس منہ سے دعویٰ کیجئے اصلاح قوم کا / دل میں بہت ہے جوش زباں میں اثر نہیں

نیت اگر ہو خیر کی ہر طرح خیر ہے / عمدہ ترین بشر ہے وہی جس میں شر نہیں

پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر / گو تیری نعمتوں کا الٰہی حصر نہیں

اشعار کیا سناؤگے پیری میں بادشاہ
وہ دلفزا بہار نہیں وہ جگر نہیں

نبی کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہیں
چمن کو دین کے ہم پر بہار کرتے ہیں

عطا کیا ہے خدا نے ہمیں رسول ایسا
کہ جس پہ سارے رسل افتخار کرتے ہیں

جنوں ہے عشق پیمبر کا مومنو ہم کو
ہم اپنا دامن دل تار تار کرتے ہیں

نہیں فلک پہ یہ پھرتے ہیں مہر و مہ دونوں
طواف روضہ کا با انکسار کرتے ہیں

ہمیں یقیں ہے کہ اعمال نیک عالم میں
پیادہ جو ہے اسے شہسوار کرتے ہیں

فرشتو چھوڑ دو امت میں ہوں محمدؐ کی
شمار کیوں مرا روز شمار کرتے ہیں

سلام جلد حضور نبی میں پہنچا دے
ترا ای باد صبا انتظار کرتے ہیں

نکالو فرضی محبت کو شاعرو دل سے
جو دیندار ہیں وہ اس سے عار کرتے ہیں

گیا وہ اگلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی
قدیم طرز کو کیوں اختیار کرتے ہیں

سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میداں
امور فرضی پہ کیوں انحصار کرتے ہیں

اسی **بادشاہ** نہیں لطف طول گوئی میں
سخن کو اس لئے ہم اختصار کرتے ہیں

صف عشاق پیغمبر میں داخل ہم بھی ہوتے ہیں
فقط مضطر نہیں دل چشم اپنے نم بھی ہوتے ہیں

نہ جائیں خلد میں ہرگز نہ ہو ہمراہ گر امت
بھلا روز جزا ایسے کوئی ہمدم بھی ہوتے ہیں

ادھر ہے عالم دنیا ادھر ہے عالم عقبیٰ
یقیں ہے بہرہ ور تم سے یہ دو عالم بھی ہوتے ہیں

نہیں ہے اک رسالت کا شرف ذات محمدؐ میں
خدا کے خاص وہ اسرار کے محرم بھی ہوتے ہیں

ہے یہ حکمت خدا کی پیروان ملت اسلام
کسی جا پر زیادہ ہیں کسی جا کم بھی ہوتے ہیں

احادیث نبی بہر ہدایت ہی نہیں ہرگز
وہی زخم دل عشاق کے مرہم بھی ہوتے ہیں

وہی مومن ہیں جو دل سے فدا ہیں نام حضرت پر
وہی احکام کی تعمیل میں محکم بھی ہوتے ہیں

ترا رتبہ ہے اعلیٰ ای سیر شک عشق مصطفوی
کہاں تیرے مقابل کوثر و زمزم بھی ہوتے ہیں

یہی دین نبی کی ہے صداقت رو برو جس کے
ہزاروں سرکش و مغرور کے سر خم بھی ہوتے ہیں

جو سنتے ہیں کلام بادشہ وہ داد دیتے ہیں
وہ حاصل ذوق کرتے ہیں خوش و خرم بھی ہوتے ہیں

تجلی کر دوں مقابل کر کے روئے لمعہ افگن کو
ستاروں کو قمر کو برق کو خورشید روشن کو

تجھی سے نخلبند دو جہاں نے کر دیا شاداب
ثمر کو شاخ کو غنچوں کو گل کو سارے گلشن کو

مٹایا صفحۂ ہستی سے تیرے شرف مقدم نے
ضلالت کو بھی کفر و شرک کو بدعت کے مسکن کو

عجب دہشت ہوی پیدا ترے مبعوث ہونے سے
نصاریٰ کو یہودوں کو عرب کے سارے دشمن کو

ظہور دین احمد نے ترقی بخشی ہے کیا کیا
فراست کو لیاقت کو ہنر کو علم کو فن کو

ہمارے دل سے یارب دور کیجے بہر پیغمبر
ریا کو حرص کو شر کو ہوائے نفس رہزن کو

طفیل نعت کیا ای بادشہ طاقت ملی ہے اب
قلم کو ہاتھ کو دل کو زباں کو روح کو تن کو

سخنور نہ کبھی یوں مچل مچل کے چلو
یہ راہ نعت نبی ہے یہاں سنبھل کے چلو

مدام شرع نبی پر قدم رہے ثابت
عتاب حق ہو تمہیں گر ذرا پھسل کے چلو

سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش
چلو تو ساتھ مگر توشۂ عمل کے چلو

نہیں ہے خوب گناہوں کی یہ گرانباری — خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے ہل کے چلو

شفیع اپنا ہے محشر میں احمد مرسل — طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو

نہیں ہے کوئی بھی مشکل رہ اطاعت میں — یہ نفس بڑے ہے عدو اس کا سر کچل کے چلو

نبی کے امتی ہونے کا فخر بیجا ہے — ذرا بھی دین سے اسکے اگر بدل کے چلو

جہاں میں نام تمھارا ہو شمع سا روشن — جو سوز عشق نبی میں پگھل پگھل کے چلو

اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کرلو — ملال و حزن سے فردا نہ ہاتھ مل کے چلو

ای بادشاہ لکھو سادہ نعت نبی
کبھی نہ طرز پہ تم عشقیہ غزل کے چلو

ریاض نعت کی تاثیر دیکھو — گل افشاں ہے مری تقریر دیکھو

ہوئے ہیں کس کی ہم امت میں پیدا — ہماری خوبئ تقدیر دیکھو

نہیں لاتی ہے اب بوئے مدینہ — صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو

بھرا ہے دل مرا عشق نبی سے — نہو باور تو اسکو چیر دیکھو

یہاں کیا قدر عشاق نبی کی — تم ان کی حشر میں توقیر دیکھو

قدم کیونکر اٹھے اب سوئے یثرب — پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو

فقط اک جنبش مژگان حضرت — دل کفار کو تھی تیر دیکھو

شفاعت کی ادہر امید ہمکو — گناہوں کی ادہر توقیر دیکھو

کرو کچھ رحم اے عالم کے رحمت — یہ امت ہے پُرا ز تقصیر دیکھو

محبو چھوڑ دو جھوٹے فسانے
پڑھو قرآن اور تفسیر دیکھو

ای غرضی عاشقو تم کچھ کرو غور
عبث ہے آپ کی تحریر دیکھو

درخت سرو سے زنہار زنہار
نہ کھاؤ گے کبھی انجیر دیکھو

مدینہ دیکھنے ای بادشہ پھر
ہوی باطل ہر اک تدبیر دیکھو

شفیع المذنبیں تم ہو محمد مصطفےٰ تم ہو
مریضان گنہ ہم ہیں دوا تم ہو شفا تم ہو

خدا کے بعد افضل کوئی رتبہ میں نہیں تم سا
صفت ہر ایک ہے تم میں سزاوار ثنا تم ہو

خدا کی ہے قسم ہمکو نہیں طوفان کا خدشہ
یقیں ہے کشتیٔ امت کے اپنے ناخدا تم ہو

خدا کے گو کہ ہو بندے خداوند اپنے ہیں لیکن
خدا سے بے جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو

نبی کا عشق ہے ہمکو نبی کے مدح خواں ہم ہیں
عجب ہے شاعرو غرضی بتوں کے مبتلا تم ہو

تمہیں ہو باعث عالم ہو تم فخر بنی آدم
نبی اعظم واکرم رسول رہنما تم ہو

اگر ہے دین مثل آسمان خورشید تم اسکے
کہیں خورشید کو گردیں ہم اسکی ضیا تم ہو

خدا نے کیسے پیغمبر کی امت میں کیا داخل
ای امت شک نہیں ہے صاحب بخت رسا تم ہو

مقرب بارگاہ ایزدی میں کون ہے ایسا
جہاں ہیں جتنے مرسل آئے انکے پیشوا تم ہو

فنا کے اور بقا کے بھید سے جو کوئی واقف ہے
وہ یہ کہتا ہے ہم عین فنا عین بقا تم ہو

گدائی میں در احمد کے لطف بادشاہی ہے
ہزاروں شکر ہے ای بادشہ اسکے گدا تم ہو

جو دیکھیں حضرت موسیٰ ترے رخسار روشن کو
عجب کیا بھول جائیں جلوۂ وادئ ایمن کو

کیا ہے نرم تو نے سیکڑوں دل ہائے دشمن کو
بنایا موم واں داؤد نے تھا ایک آہن کو

جو دیکھا قابل سجدہ ترے محراب ابرو کو
مہ نو نے جھکا رکھی ہے ابتک اپنی گردن کو

مثال خار کھٹکے گر غم ہجر نبی کیا غم
خوشی سے بھول کر جاؤنگا میں جنت کے گلشن کو

جو دعویٰ تھا ترے چشم و زباں سے اسلئے حق نے
نہ دی بینائی نرگس کو نہ دی گویائی سوسن کو

وہ اک مخلوق قدرت ہے یہ گنج سر وحدت ہے
ہو کیونکر عرش سے نسبت ترے اس پاک مدفن کو

رہ عصیاں میں لغزاں ہے سنبھالو **بادشہ** کو اب
کہاں جائیگا بیکس چھوڑ کر حضرت کے دامن کو

نبی کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ
خدا کے پاس درجے اپنے برتر دیکھتے جاؤ

لکھا نعت نبی کا میں نے دفتر دیکھتے جاؤ
فدا سب قدسیاں ہیں آج اسیر دیکھتے جاؤ

بہار روضۂ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شے
نظر کہتی ہے ساری عمر یکسر دیکھتے جاؤ

شب معراج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے
تمھاری عظمت و شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ

مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے
ہمارا بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ

مبارک قبر سے اپنی نکلکر یا رسول اللہ
اس امت کا تمھاری حال بدتر دیکھتے جاؤ

ربیع الاول آیا غلغلہ صلّ علیٰ کا ہے
مبارک نعت کا چرچا ہے گھر گھر دیکھتے جاؤ

سمجھلو لشکر خوف الٰہی کی ہے فیروزی
تم اپنے نفس بد کو گر مسخر دیکھتے جاؤ

ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے
دکھائے جو خدا تم کو برابر دیکھتے جاؤ

فلک پر بادشہ دیکھو گے کیا عقد ثریا کو
ہمارے شاہد معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

خدا کی شان ہے تم با وقار کیسے ہو
حبیب حضرت پروردگار کیسے ہو

شفیع کون قیامت میں ہے تمھارے سوا
گناہگاروں کے تم غمگسار کیسے ہو

جو خاصگانِ خدا ہیں تم انکے ہو سرتاج
رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو

تمھارے گیسو و رخ پر فدا ہیں ہم دل سے
نہ پوچھے کوئی کہ لیل و نہار کیسے ہو

خجل جو تم سے ہیں حوریں تو منفعل غلماں
ہر ایک طرح سے تم طرحدار کیسے ہو

خدا کے بعد ہو تم سب سے افضل و اعلیٰ
میں کیا بتاؤں کہ با افتخار کیسے ہو

تمھارا سرمہ ہمیں سرمۂ جواہر ہے
تم ای مدینہ کے گرد و غبار کیسے ہو

نہ محو ہونگے کبھی داغہائے عشق نبی
مکان دل کے ای نقش و نگار کیسے ہو

ہے خستہ حال اس امت کا یا نبی دیکھو
اٹھو مزار سے زیر مزار کیسے ہو

نبی کے قول کی یارو نہو اگر تقلید
پھر انکے امتی جاں نثار کیسے ہو

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ پہنچو گے
ای **بادشاہ** کہو بے قرار کیسے ہو

حبذا دین کا سالار ہے وہ
سارے محکوم ہیں مختار ہے وہ

انبیا سب ہیں مثال انجم
ان میں خورشید پرانوار ہے وہ

پائینگے اس کے وسیلے سے نجات
ہم گنہگاروں کا غمخوار ہے وہ

کیوں نہ ہو ہمکو ہوائے یثرب — ہم عنادل ہیں تو گلزار رہے وہ

بار فرقت جو رکھا ہے ان کا — حشر کے روز سبکبار رہے وہ

مہ نو کرتا ہے جسکو تسلیم — آپ کا ابروئے خمدار رہے وہ

جس زباں میں نہیں توصیف نبی — حیف بے قدر ہے بیکار رہے وہ

نقد الفت ہو ترا جسکے پاس — باغ رضواں کا خریدار رہے وہ

پادشہ پر ہو عنایت کی نظر

خستہ و عاجز و ناچار رہے وہ

فدا ہو کیوں نہ دل تجھپر ہمارا یا رسول اللہ — نہیں تجھ سا کوئی خالق کا پیارا یا رسول اللہ

تمنا ہے نہ جنت کی نہ شوق حور و غلماں ہے — ہمیں بس ہے ترے رخ کا نظارا یا رسول اللہ

رہیگا سرخ رو بیشک وہی مومن قیامت میں — ہے تیرے عشق کا جسکو سہارا یا رسول اللہ

جو کچھ ہے آرزو دل میں مدینے کی سفر کی ہے — نہیں ہے خواہش بلخ و بخارا یا رسول اللہ

عروج عظمت توحید تھی منظور سرتاسر — جو تجھ پر حق نے قرآں کو اتارا یا رسول اللہ

ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہوگا — کرے کیا ہمکو دوزخ کا شرارا یا رسول اللہ

پسندیدہ تھی یکتائی تری کس درجہ خالق کو — نہ تھا سایہ کا ہونا بھی گوارا یا رسول اللہ

عبث ہیں میری آنکھیں عبث میری بصارت ہے — نہ دیکھا آج تک روضہ تمھارا یا رسول اللہ

ادب سے سرنگوں رہتا ہے کلک **پادشہ** ہردم

ہے تیری نعت کب لکھنے کا یارا یا رسول اللہ

بر آئی ہے تمنا بعد مدت یا رسول اللہ
میسر آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ

کہاں سوئے کون ہوں کیا دیکھتا ہوں آج آنکھوں سے
مجھے اس خوش نصیبی پر ہے حیرت یا رسول اللہ

بہار گنبد خضرا کا نظارہ جو پایا ہوں۔
نہ کیوں ہو سبز میری کشت قسمت یا رسول اللہ

نہ تھا میں بندۂ ناچیز قابل ایسی نعمت کا
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ

نہیں پھولا سماتا ہوں خوشی سے اپنے جامے میں
ملی ہے جیتے جی اب سیر جنت یا رسول اللہ

ملائک کر رہے ہیں در پہ تیرے جبہہ فرسائی
بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ

ہے واقف جسطرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
خدا ہی جانتا ہے تیری عظمت یا رسول اللہ

کمالات و فضائل جسقدر سب انبیا میں تھے
ملی ان سبکی تجھکو جامعیت یا رسول اللہ

میان عالم و حق برزخ کبریٰ ہے تو بیشک
تری کچھ اور ہے شان رسالت یا رسول اللہ

کہوں کیا میں ہے تجھپر منکشف حالت مری یکسر
نہیں کچھ عرض حاجت کی ہے حاجت یا رسول اللہ

ہوئی افسوس کچھ مجھسے نہ پابندی شریعت کی
نہ میں نے کی ادا خالق کی طاعت یا رسول اللہ

نہ رغبت نیک کاموں سے نہ نفرت تھی گناہوں سے
رہا کسدرجہ مجھکو خواب غفلت یا رسول اللہ

سراپا مجرم و عاصی ہوں نادم ہوں پشیماں ہوں
مگر ہوں داخل افراد امت یا رسول اللہ

تری امت میں ہوں جسکا نہ کیونکر فخر ہو مجھکو
تھی سارے انبیا کو جسکی رغبت یا رسول اللہ

شفیع المذنبیں ہے رحمتہ للعالمین ہے تو
نگاہ لطف ہی تیری کفایت یا رسول اللہ

ترے اصحاب کے تیرے مکرم آل کے صدقے
قیامت میں مری کیجے شفاعت یا رسول اللہ

زباں کو کس بشر کے ہے تری توصیف کا یارا
قلم کو کیسکے ہے لکھنے کی طاقت یا رسول اللہ

گدا ہوں تیرے در کا **بادشہ** کہتے ہیں سب مجھکو
یہ کافی ہے مجھے دنیا میں عزت یا رسول اللہ

مرے دل کو ہے نسبت اسطرح عشق پیمبر سے
نہیں مقصود جنت سے نہ جنت کے کسی گھر سے

مجھے کیا کام فرضی حسن سے اور فرضی دلبر سے
ترے مست مئے الفت کو کچھ پروا نہیں ہرگز

بجز قلب سخنور کب کوئی قدر سخن جانے
لکھوں کیونکر قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا

نہ روکو خلد سے مجھکو نبی کا امتی ہوں میں
غم ہجر نبی میں اشک جو بہتے ہیں آنکھوں سے

مری امید کی کھیتی ابھی سرسبز ہو جائے
جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جیسے جوہر سے

مری آنکھوں کو دلچسپی مدینہ کے ہے منظر سے
میں سچا ہوں مجھے سچی محبت ہے پیمبر سے

نہ جنت سے نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ محشر سے
صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زرگر سے

بنا لوں روشنائی میں نہ جبتک مشک و عنبر سے
جو پرسش ہو فرشتو پوچھلو تم اپنے داور سے

فزوں رتبہ ہے انکا آب زمزم آب کوثر سے
ذرا سا یا نبی تیرا اگر ابر کرم برسے

نبی کے آستاں کی ہے گدائی **بادشہ** حاصل
مجھے ہے برتری جمشید و دارا و سکندر سے

ہے دل وابستہ کوئے سید ابرار سے پہلے
نہ ہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایماں کی

محبت میں نبی کی پائی ہے انصار نے سبقت
مجھے جنت میں لیجا نیکی کوشش بعد اسکے ہو

ہوں شیدا اسکا ای رضواں تری گلزار سے پہلے
میں پوچھونگا یہی ہر مومن دیندار سے پہلے

مہاجر گرچہ ایماں لائے تھے انصار سے پہلے
بچا لو یا نبی مجھکو عذاب نار سے پہلے

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مرے لب پر
لبوں کو چوم لیتی ہے زباں کس پیار سے پہلے

بشارت آپکی سب دیتے آئے ہر زمانہ میں
پیمبر جتنے آئے احمد مختار سے پہلے

فقط تائید حق کی تھی غلط ہے قول غیروں کا
نہیں اسلام پھیلایا گیا تلوار سے پہلے

اُدھر ظلم و ستم تھا اور ادھر لطف و عنایت تھی
بڑا اچھا آپکو کیا سابقہ کفار سے پہلے

مسیحا آپ ہو میرے میں بیمار محبت ہوں
مجھے سیراب کردو شربت دیدار سے پہلے

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی بادشہ تجھکو
کہاں رجحان تھا یوں نعتیہ اشعار سے پہلے

رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن بہتر ہے
دل و جاں نام پر انکے جو ہو قربان بہتر ہے

انہیں سے ہمکو عزت ہے انہیں کی ہمکو الفت ہے
انہیں کا ذکر ہے پیارا انہیں کا دھیان بہتر ہے

وہی سرتاج ہیں سب کے وہی محبوب ہیں سب کے
انہیں کی شرع اچھی انکا ہر فرمان بہتر ہے

خدا کے بعد افضل جز محمدؐ کے نہیں کوئی
اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمان بہتر ہے

کہینگے اہل محشر دیکھکر اعزاز پیغمبرؐ
خدا کی سلطنت میں واہ کیا دیوان بہتر ہے

سلاطین زمانہ کے تمامی جاہ و حشمت سے
گدایانِ در احمد کی عز و شان بہتر ہے

مدینہ اپنا مسکن ہو مدینہ اپنا مدفن ہو
یہی ہے آرزو عمدہ یہی ارمان بہتر ہے

مبارک ذات حضرت اسطرح ہے جملہ مرسل میں
خدا کے سب کتب میں جسطرح قرآن بہتر ہے

کیا ہے تونے پیدا ہمکو امت میں محمدؐ کی
الٰہی تیرے احسانوں میں یہ احسان بہتر ہے

یہاں خوشتر ہے ہمکو سیر گلزار مدینہ کی
وہاں شاید تجھے فردوس کی رضوان بہتر ہے

یہی جنت میں عشاق نبی حوروں سے کہدینگے
پلا دو شربت دیدار اب اے ساقئ کوثر
جنوں ہے عشق احمد کا ہوں پرزہ دامن دل کے
شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلیٰ تر
خلاف شرع داخل گر کوئی بھی بات ہو اسمیں

جو کچھ بہتر ہے حسن سیدا کو وان بہتر ہے
مریضان محبت کو یہی درمان بہتر ہے
ہمارے واسطے صحرائے عربستان بہتر ہے
ہے جسکو خوف عقبیٰ کا وہی انسان بہتر ہے
نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفان بہتر ہے

الٰہی **بادشہ** کو رکھئے محکم حب احمد میں
ہمیشہ خانۂ دل میں یہی مہمان بہتر ہے

پھر دوبارہ مجھے یثرب کی زیارت ہو جائے
کسلئے دیر ہے اب جلد قیامت ہو جائے
جائیں ہم خلد میں کفار جلیں دوزخ میں
حمد کا لیکے لوا حشر میں جب تو نکلے
اشک عشق نبوی کو ہے وہ رتبہ حاصل
تیری شیریں سخنی کی جو لکھوں میں توصیف
گنج قاروں کی مرے پاس حقیقت کیا ہے
گر ہو ثابت قدمی میری رضائے حق میں
ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل
چھوڑیں یکلخت وہ بوسیدہ خیالات اپنے

اوج پر پھر جو مرا نیر قسمت ہو جائے
یا نبی امت عاصی کی شفاعت ہو جائے
غم ادہر انکو ادہر ہمکو مسرت ہو جائے
انس و جن کیا ہیں فرشتونکو بھی حیرت ہو جائے
کیا عجب کوثر و تسنیم پہ سبقت ہو جائے
میرے ہر لفظ میں مصری کی حلاوت ہو جائے
گر میسر تری دیدار کی دولت ہو جائے
جو مصیبت ہو مرے واسطے راحت ہو جائے
اک سر مو جو جدا ہم سے شریعت ہو جائے
فرض عشاق کو یارب یہ ہدایت ہو جائے

شاعری سے یہی مقصود ہے ای شاہ رسل
بادشہ کی ترے مداحوں میں شہرت ہو جائے

شفیع المذنبیں جب سے محمد مصطفےٰ ٹھہرے
دل امت میں خوف حشر گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے

تفاوت ہے یہی اپنے نبی میں اور عیسیٰ میں
پرے وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے

نہ نکلے منہ سے کچھ ہاں نعت حضرت دمبدم نکلے
نہ ٹھہرے دل میں کچھ ہاں عشق شاہ انبیا ٹھہرے

جو منکر دین کا ہے نزد حق نزد رسول حق
بُرا ٹھہرے بُرا ٹھہرے بُرا ٹھہرے بُرا ٹھہرے

جگر میں دل میں جاں میں تیری جب عشق و ولا ٹھہرے
نہ کیوں ہر دم زباں پر یا محمد کی صدا ٹھہرے

نہ کیونکر وصف گیسو سورۂ واللیل کو کہئے
ترے رخسار کی توصیف میں جب والضحیٰ ٹھہرے

غبار روضۂ اطہر جو یثرب سے صبا لائے
ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ توتیا ٹھہرے

کرم سے یا نبی ہمکو مدینہ جلد بلوا لو
دل عشاق میں صبر و تحمل تا کجا ٹھہرے

طریقت اور حقیقت کا ملے کیا راستہ ہمکو
شریعت میں نہ مستحکم قدم جب دائما ٹھہرے

خیالی شاعروں سے دور مداحان حضرت ہیں
وہ مشتاق نبی اور یہ بتوں کے مبتلا ٹھہرے

مدینہ کے سفر کی کسطرح رغبت مکمل ہو
نہ جبتک شوق خود مانند خضر رہنما ٹھہرے

قلم تیرا چلے کیا **بادشہ** نعت پیمبرؐ میں
یہاں ہر صاحب طبع رسا جب نارسا ٹھہرے

دل میں جگر میں جاں میں ہے الفت رسول کی
منہ پر زباں پہ لب پہ ہے مدحت رسول کی

علو کلام حق میں ہے عظمت رسول کی
ہے لا کلام سب پہ فضیلت رسول کی

مطلوب کیوں نہو مجھے رویت رسول کی
ای چشم ہے یہ عین محبت رسول کی

آنے دو حشر دیکھینگے عزت رسول کی
وہ دبدبہ وہ شان وہ شوکت رسول کی

میزان میں پلصراط میں موقف میں حشر میں
کس کس جگہ نہو گی شفاعت رسول کی

دو ٹکڑے چاند ہو گیا لاکھوں کو آن میں
ششدر بنائی ایک اشارت رسول کی

لیلی کی داستاں ہے نہ مجنوں کا ذکر ہے
ہم تو بیان کرتے ہیں عظمت رسول کی

کیوں نوبت زوال نہو شرک و کفر کو
ڈنکا بجا رہی ہے شریعت رسول کی

جبتک تھا ان میں دم دم امت ہی بھرتے تھے
کیا عاصیوں پہ عام تھی شفقت رسول کی

کھل جائے تا نصیب ہماری نصیب کے
یا رب ہو اب نصیب زیارت رسول کی

خرم نہو گا دل ترا ای **بادشہ** کبھی
جبتک نہ دیکھے آنکھ سے تربت رسول کی

پوچھو مت دنیا سے کیا لیجائینگے
نام اچھا یا برا لے جائینگے

گور میں ہم کیا ضیا لے جائینگے
شمع عشق مصطفےٰ لے جائینگے

تم جو چاہو لے چلو اے شاعرو
ہم پیمبر کی ثنا لے جائینگے

غور کیجے امتی کس کے ہیں ہم
کیسے ہم دوزخ میں ڈالے جائینگے

قرب حق پائینگے عشاق رسول
ہیں جو منکر وہ نکالے جائینگے

جلد بلوا لو مدینہ یا نبی
دل کو ہم کبتک سنبھالے جائینگے

شایق دیدار حضرت ہوں مجھے
حوریں آنکھوں میں بٹھالے جائینگے

سوئے یثرب میرے دل کے ساتھ ساتھ
شوق و ارماں کے رسالے جائینگے

شرمساری عذر خواہی عاجزی
ہم یہی پیش خدا لے جائینگے

خالی جائینگے نہ ہم ای بادشاہ
اہل محفل کی دعا لے جائینگے

عشق رسول پاک کا بیڑا اٹھائیے
قرب خدا کا اس سے نتیجا اُٹھائیے

نام اپنا دینداری میں اچھا اٹھائیے
خلد بریں کا لطف دوبالا اٹھائیے

مقدم کی خیر رحمت خالق منائیگی
اپنا قدم جو سوئے مدینا اٹھائیے

دل میں ہمارے گویا ہے یہ نقش کالحجر
کیونکر خیال یثرب و بطحی اٹھائیے

ہم ہیں نیاز مند نبی ہمکو کیا ضرور
فرضی بتوں کے ناز جو بیجا اٹھائیے

آیا ہے جو کہ مہد میں دیکھیگا وہ لحد
اس زندگی کا دل سے بھروسا اٹھائیے

دیدار دوست کی ہے تمنا اگر تمھیں
غفلت کا اپنی آنکھ سے پردا اٹھائیے

غیروں کا عشق اور ہے عشق نبی ہے اور
کھو سنگریزے اور دُر یکتا اُٹھائیے

منظور گر مسرت عقبیٰ ہے بادشاہ
بار غم رسول ہمیشہ اٹھائیے

ترے عشاق کی محشر میں عزت ہونیوالی ہے
انھیں حاصل ہر اک جنت کی نعمت ہونیوالی ہے

نہ گھبراؤ گنہگارو تمھیں اپنے پیمبر سے
عنایت ہونیوالی ہے شفاعت ہونیوالی ہے

معزز تو وہی ہیں جنکے دل میں نور ایماں ہے
یقیں کفار کو خواری و ذلت ہونیوالی ہے

مبارک ہے وہ دل جسمیں تری معمور الفت ہے
مبارک وہ زباں ہے جس سے مدحت ہونیوالی ہے

ڈرو اللہ سے اے منکرین دین پیغمبر
تمھیں اک دن قیامت میں قیامت ہونیوالی ہے

کہا حق نے تو ختم المرسلیں بیشک ہے تیرے بعد
نہ دنیا میں نبوت در رسالت ہونیوالی ہے

گھمنڈ عظمت کا تھا گردوں کو لیکن یہ نہ تھا معلوم
زمیں پر یا نبی تیری ولادت ہونیوالی ہے

مزاحم ہو نہیں سکتے کبھی اسباب دنیا وی
دوبارہ گر مدینہ کی زیارت ہونیوالی ہے

بتوں کے عشق کے اشعار کا خواہاں نہیں کوئی
مہذب سلسلے میں اس سے نفرت ہونیوالی ہے

نہ چھوڑو مشغلہ نعت نبی کا **بادشہ** ہرگز
طفیل اس کے رسا اپنی طبیعت ہونیوالی ہے

منہ سے سخن جو نعت نبی کے نکل گئے
الفاظ سارے نور کے سانچے میں ڈھل گئے

ہجر نبی میں آہ کے شعلے نکل گئے
خرمن قرار وصبر کے یکلخت جل گئے

عشاق مصطفےٰ میں ہو روشن انھیں کا نام
جو سوز دل سے شمع کی صورت پگھل گئے

چھٹتا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
گر آج بچ گئے تو سمجھلو کہ کل گئے

صحبت بدوں کی کرتی ہے نیکو نکو بھی خراب
کیچڑ ہوا زیادہ تو پاؤں پھسل گئے

حق ادب ادا نہوا ہم سے دوستو
روضہ پہ مصطفےٰ کے جو ہم سر کے بل گئے

رکھا جو تیغ شمر نے حلق حسین پر
لرزہ ہوا زمیں کو فلک سارے ہل گئے

دائم رہے سعید ازل دیں پہ استوار
جو تھے شقی وہ دین متیں سے بدل گئے

ای **بادشاہ** اپنے گناہوں کو کرکے یاد

گو ضعف ہجر تھا مگر آنسو نکل گئے

نہ کوئی شوق و ارماں دل میں اب زنہار باقی ہے	فقط عشق جناب احمد مختار باقی ہے
بہار خلد پر رضواں تجھے یہ فخر بیجا ہے	زمیں پر کوچۂ احمد کا جب گلزار باقی ہے
دماغ اپنا نہیں محتاج ہرگز مشک و عنبر کا	خیال زلف حضرت اسمیں جب ہر بار باقی ہے
فنا ہونیکو آئے ہم ہر اک لایق فنا کے ہے	اگر باقی ہے ذات حضرت دادار باقی ہے
میں کہدونگا فرشتوں سے نہ لیجاؤ جہنم کو	ابھی دل میں امید رحمت غفار باقی ہے
تصدق گر نہیں ہے تو نبی کی پاک تربت پر	تری گردش پہ کیوں ای مہر پرانوار باقی ہے
نبی کی وصف کا حق کب ہوا پورا ادا مجھسے	مرے پہلو میں دل منہ میں زباں بیکار باقی ہے
خدا کے واسطے اب ای اجل اتنی نہ جلدی کر	مدینہ کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے
گناہوں پر گنہ کرتے رہے شام و سحر افسوس	نہ توبہ کوئی باقی ہے نہ استغفار باقی ہے

رہو گے گر نہ تم باقی تو غم کیا **بادشہ** اسکا
جہاں میں جب تمھاری شہرت اشعار باقی ہے

زباں سے نعت محمد اگر ادا ہو جائے	مری زباں پہ زباں بھی کیوں فدا ہو جائے
اگر وہ ابر کرم مہرباں ذرا ہو جائے	ابھی یہ باغ تمنا مرا ہرا ہو جائے
جو تیری قرب کی نعمت ہمیں عطا ہو جائے	بعید کیا ہے اگر قرب کبریا ہو جائے
نجات پائیگا ابلیس بھی تو کیا ہے عجب	جو دھوم تیری شفاعت کی برملا ہو جائے
رکھے جو صدق سے دل میں ہوائے عشق نبی	جہاں کی حرص و ہوس بت کیوں ہوا ہو جائے

ادہر ہو مہر عرب اور ادہر مہ کنعاں
ملیں جو ہر دو قیامت میں کیا مزا ہو جائے
میں انکی زلف کی توصیف میں پریشاں ہوں
کہوں جو مشک ختن مو بمو خطا ہو جائے
فراق اس گل عارض کا گر رلائیگا
گلابی عطر سے آنسو مرا سوا ہو جائے

ای بادشاہ بجا ہے طفیل نعت نبیؐ
ترے کلام کا شہرہ جو جا بجا ہو جائے

ہم کبھی عشق نبی سے نہیں ٹلنے والے
مثل پروانہ ہیں اس شمع پہ جلنے والے
دین احمد سے بدلنے دو بدلنے والے
کف افسوس ہیں وہ حشر میں ملنے والے
یاد آئیگی وہاں بھی ہمیں یثرب کی فضا
گلشن خلد سے کب ہم ہیں بہلنے والے
حب دنیا نہیں بعضوں کو نکلنے دیتی
یوں تو یثرب کو نکلتے ہیں نکلنے والے
راستہ قرب الٰہی کا وہی پائینگے
دل سے جو شرع پیمبرؐ پہ ہیں چلنے والے
بادہ خواروں کا سنبھلنا تو ہے بالکل آساں
ہیں کہاں نشۂ دولت میں سنبھلنے والے
قلزم دہر میں مداح پیمبرؐ گویا
صدف قلب سے موتی ہیں اگلنے والے
نفع کیا ان سے جو ہیں دین نبی سے آزاد
سرو گلشن نہیں ہوتے کبھی پھلنے والے

بادشہ میں نہ لکھوں گا کبھی جز نعت نبی
سارے اشعار ہیں اس سانچے میں ڈھلنے والے

جہاں کے عشق بازوں میں ہمارا کچھ جدا دل ہے
ہر اک شام و سحر پابندِ عشق مصطفےٰ دل ہے
طفیلِ عشق احمد کیا صفائی پائی ہے دل نے
سکندر طبع ہوں میں اور میرا آئینہ دل ہے

ہر یک دم تا دم آخر جو دم امت کا بھرتا تھا
اسی کا مبتلا دل ہے اسی کا آشنا دل ہے

رسول اللہ کا رتبہ ہے جو یوں سارے رسولوں میں
تمام اعضائے انسانی میں جیسا مقتدا دل ہے

یقیں ہے مجکو لیجائیگا پھر اک دن مدینہ کو
تن اپنا مثل کشتی ہے تو اس کا ناخدا دل ہے

وسیلہ مغفرت کا اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا
نبی کا نام ہے ورد زباں محو ثنا دل ہے

نہ متحمل ہوئے ارض و سما بار امانت کے
جو متحمل ہوا اس کا تو وہ انسان کا دل ہے

جہاں میں جسکو غفلت رہتی ہے احکام شرعی سے
سزا پائیگا وہ محشر میں اس کا ناسزا دل ہے

کسی دن نرم ہوتا ہی نہیں خوف الہی سے
یہ کیا پہلو میں ہے سخت پتھر سے سوا دل ہے

نہ فرضی عشق سے مجھکو نہ جھوٹا ہے سخن میرا
میں سچ کہتا ہوں ان باتوں سے میرا بدمزا دل ہے

نہ کیوں تفویض کردوں **بادشہ** ہر کام خالق پر
وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا برا دل ہے

مائل نعت ہے ہر وقت طبیعت میری
اندنوں رشک ملائک ہے سعادت میری

اک نظر اسکے کرم کی ہو تو پھر محشر میں
حور و غلماں مرے کوثر مرا جنت میری

آگیا جاکے مدینہ نہ کیا اپنا مقام
ہائے غفلت یہ میری حیف یہ قسمت میری

چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری
کیوں نہ قرباں ہو بصیرت پہ بصارت میری

اس لب پاک کے صدقے کہ کہا تھا جس نے
زائر روضہ پہ واجب ہے شفاعت میری

صورت بلدۂ طیبہ کا ہوں شائق یارب
آرزو جلد یہ بر لا کسی صورت میری

مانع راہ ہیں ہر چند کہ اسباب جہاں
شوق کو اور بڑھا دیتی ہے ہمت میری

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دونگا ہرگز
ماہ و خورشید کریں لاکھ لجاجت میری

بادشہ مجھکو ہے شاہان جہاں سے کیا کام
درِ احمد کی گدائی میں ہے عزت میری

اوصاف مصطفےٰ نہ کسی سے رقم ہوئے
عاجز تمام اہل قلم یک قلم ہوئے

الفت میں مصطفےٰ کی جو ثابت قدم ہوئے
دنیا میں آخرت میں وہی محترم ہوئے

پرسش کا خوف کیا ہمیں دوزخ کا کیا خطر
محشر میں جب شفیع وہ شاہ امم ہوئے

برپا جو تونے دین متیں کا علم کیا
کفار سرنگوں ہوئے بت منہدم ہوئے

خلق عظیم حق نے کہا شان میں تری
اعدائے دیں مسخر خلق و کرم ہوئے

کہدو یہ انسے جو رہ حق میں ہوئے نثار
تم کامیاب ہوگئے محروم ہم ہوئے

توحید حق سے ہوگیا پُر نور اک جہاں
روشن فقط نہ کشور عرب و عجم ہوئے

ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستاں
جتنا بڑھے ہوئے تھے ہم اتنا ہی کم ہوئے

سچا ہو عشق چاہیئے سچا کلام اب
فرضی جو عاشقاں تھے وہ سب کالعدم ہوئے

جز نعتِ پاک کچھ نہیں لکھتے ہو بادشاہ
تم شاعرانِ دہر میں کیا مغتنم ہوئے

زباں جبتک دہن میں اور تن میں جان باقی ہے
رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن باقی ہے

قسم حق کی ہے بیشک ہم چلے جائینگے جنت میں
ہمیں کیا خوف محشر ہے اگر ایمان باقی ہے

نبی باقی نہیں دنیا میں لیکن اسنے چھوڑا ہے
ادہر آل اسکی باقی ہے ادہر قرآن باقی ہے

نہ ہو تعظیم گر اونکی نہ ہوں گر انکے ہم پیرو
تو پھر کیا دین کی عظمت ہے پھر کیا شان باقی ہے

دوبارہ دیکھ لوں آنکھوں سے میں روضہ پیمبر کا
کوئی ارماں نہیں دل میں یہی ارمان باقی ہے

خوشی میں اس مہ میلاد کے ہیں سب کے سب داخل
ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے

طفیل احمد مرسل الٰہی بخشدے اسکو
جہاں میں **بادشہ** اک عبد نافرمان باقی ہے

دل کو نبی کے عشق کا مظہر بنائینگے
ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنائینگے

ذکر نبی کا آئینہ دکھلاکے خلق کو
طبع رسا کو آج سکندر بنائینگے

اوراق دل پہ نعت کا دفتر لکھیں گے ہم
رگہاے جاں کے تار کا مسطر بنائینگے

آنکھیں بچھانے جائیں گے یثرب کی راہ میں
ہم سر کو اپنے پاؤں کا ہمسر بنائینگے

دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک وہ آستاں
بگڑا ہے بخت اسکو مکرر بنائینگے

رگڑیں وہاں جبیں کو پئے سجدۂ خدا
داغ جبیں کو غیرت اختر بنائینگے

کرتے ہیں وصف نکہت گیسو کا ہم ترے
محفل کو ساری آج معنبر بنائینگے

اعدائے دیں کے دل میں خلش کیوں نہ ہو فزوں
اے نوک خامہ ہم تجھے نشتر بنائینگے

ہے تیرے آفتاب ہدایت کا یہ بیاں
ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنائینگے

ہر خار میں عیاں گل رعنا کا ڈھنگ ہو
ہر یک خذف کو رشک گوہر بنائینگے

روئینگے گر نہ پائیں گے جنت میں تیری دید
آنکھوں کو اپنی چشمۂ کوثر بنائینگے

جب ہم سنائینگے تری رحلت کا واقعہ
ہر صف کو خلق کے صف محشر بنائینگے

حق نے کہا کہ تجھسا کوئی ذی شرف نبی
خوباں بھی وصف احمد مرسل کے واسطے
میلاد کی خوشی میں چراغاں کرینگے ہم
چرچے رہیں گے وعظ و قصائد کے جابجا
ہمکو ذریعہ نعت نبی کا ہے مکتفی

ہم نے نہیں بنایا نہ اسیر بنائینگے
صل علی کے لفظ کا زیور بنائینگے
ہر اک مکاں کو خلد کا منظر بنائینگے
عقبیٰ کے زاد راہ کو بہتر بنائینگے
یثرب میں قبر اپنی مقرر بنائینگے

اشعار بادشاہ یہ کہتے ہیں بار بار
ہم مومنوں کے دل کو مسخر بنائینگے

جہاں میں تم سا کوئی صاحب جمال بھی ہے
کہ جسکا عاشق شیدا وہ ذوالجلال بھی ہے
ہے راضی ان سے خدا جو تمہارے ہیں عشاق
رضائے حق سے کوئی عمدہ تر مآل بھی ہے
ہمیشہ مست ہیں ہم عشق سرور دیں میں
یہ وہ شراب ہے جو پاک اور حلال بھی ہے
تصدق اس شہ والا کی ذات میں جسکی
کرم ہے قہر ہے لینت ہے اعتدال بھی ہے
صحابی دونوں ہیں دونوں ہیں جاں نثار نبی
اگر صہیب ادھر ہے ادھر بلال بھی ہے
ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز
کمال جسکو ہے آخر اسے زوال بھی ہے
نبی کے خال سے نجرت ہے نجم تاباں کو
خجل اس ابروئے خمدار سے ہلال بھی ہے
فقط تمہاری محبت نہیں ہے سینہ میں
متاع شوق سے دل میرا مالا مال بھی ہے
شفیع تم ہو ہمارے تو امتی ہم سب
نجات پانے میں کیا ہمکو احتمال بھی ہے
دوبارہ مجکو مدینہ میں جلد بلوا لو
یہ آرزو ہے یہی تم سے اب سوال بھی ہے

دماغ میں ہیں خیالات ساری دنیا کے	بھلا کسی کو کبھی موت کا خیال بھی ہے
ہمارے واسطے تا حشر بس ہیں یہ دو چیز	کلام پاک ہے اک ایک تیری آل بھی ہے

نظر کرم کی ہو اس بادشاہ عاصی پر
حقیر و عاجز و بیکس ہے خستہ حال بھی ہے

رخ مہر انور شب رنگ گیسو پیشانی رشک بدر الدجیٰ ہے
ابرو مہ نو انجم ہیں دنداں سرخی شفق کی لب پر فدا ہے
سرو چمن گر قامت کو لکھئے کب راستی اس مضمون میں ہے
ہے بے بصر وہ آنکھوں کو تیری مانند نرگس جس نے کہا ہے
تشبیہ کوئی دینی ہے بیجا نور خدا ہے تیرا سراپا
حور و ملک سب تیرے ہیں شیدا ہر اک کے لب پر صل علیٰ ہے
مقبول رب معبود ہے تو دونوں جہاں کا مقصود ہے تو
گر تو نہ ہوتا کچھ بھی نہ ہوتا ہونے سے تیرے سب کچھ ہوا ہے
جب اک اشارہ تیرا ہوا ہے ٹکڑے ہو آیا چاند آسماں سے
تو نے مبارک انگشت سے کیا پانی کا چشمہ جاری کیا ہے
سایہ زمیں پر کوئی نہ دیکھا بے سایہ تیرا ہے جسم والا
تو نے قدم جس کوچہ میں رکھا کوچہ وہ رشک گلشن بنا ہے
تیرا لقب تھا ظاہر میں امی حاصل تھا تجھکو علم لدنی

ہیں کونسے وہ اسرار و معنی مخفی جو تجھ سے حق نے کہا ہے

اعدا تھے تیرے ایذا کے طالب تجھکو کیا ہے حق سب غالب

مشرق سے لیکر تا حد مغرب دین مبیں کا ڈنکا بجا ہے

قایل ہوں تیرے گر جن و انساں کیا ہے عجب اے سالار اکوان

ہر ہر شجر اور ہر برگ بستاں تصدیق تیری کرنے لگا ہے

قرآں جسدم سنتے تھے تجھسے ہوتے تھے حیراں فصحا عرب کے

جز ماننے کے چارہ نہ دیکھے کہتے تھے کیا یہ حیرت کی جا ہے

ہمجنس ہیں گو لعل اور پتھر کب لعل سے یہ پتھر ہو ہمسر

گرچہ بشر ہے تو ای پیمبر تجھکو بشر گر کہیے خطا ہے

پابند عصیاں ہوں میں سراسر ہے تو ہی میرا محشر میں یاور

چشم کرم کر اس پادشہ پر یہ بھی ترے ہی در کا گدا ہے

خمسہ تضمین غزل قدسی

بخشا خالق نے تجھے تاج شفاعت ای نبی
ہم پہ پہینگے ہی جب حشر میں ہو گی طلبی

واہ کیا خلعت رحمت ہے ترے تن پہ پھبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جنسیت لعل کو پتھر سے اگرچہ ہے بجا
گر کہیں لعل کو پتھر یہ نہیں ہے زیبا

بنی آدم میں گنوں تجھکو میں کیونکر شاہا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

اک زلیخا کو تھی یوسف کی محبت ہر دم
عشق لیلیٰ میں نہ جز قیس رکھا کوئی قدم
سارا عالم تجھے کہتا ہے اسی فخر عالم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

مصر اور شام عرب سے تھے زیادہ مشہور
فارس و روم تھے سب ملک میں سرسبز و فور
لیک عزت یہ عرب کو ہی جو دینی تھی ضرور
ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

ذات اقدس تھی تری چشمۂ فیض و انعام
کیوں نہ سیراب ہو باغ دل انصار کرام
پھول کر مارے خوشی کے یہی کہتے تھے تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

جب زمیں پر ہوا پیدا تو اسی شاہ لولاک
فخر افلاک پہ کرتی تھی زمیں یہ بے باک
واہ کس ڈھب سے خجل اسکو کیا ایزد پاک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

بحر عالم میں تری جاہ سے اسی خضر صفات
موج زن سینہ میں کیا کیا نہ الم ہیں ہیہات
کیوں نہ ہم ماہئی بے آب سا تڑپیں دن رات
ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد می گذرد تشنہ لبی

آئے کب حشر میں میرا کوئی دمساز نظر
بس ہے اس عاصی کو اک تیری سرافراز نظر
دست و پا میرے مجھے آتے ہیں غماز نظر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

شب معراج تو فردوس میں پہنچا جس دم
کہا رضواں نے بصد عجز زباں سے پیہم
حور و غلماں لگے سب چومنے آ کے قدم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ہے مفرح سے ترے وصف کے فرحت دل کی
بادشہ تم بھی کرو ورد یہ شعر قدسی
تیرے معجون محبت سے شفا ہے اپنی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

ایضاً

ہوں میں اک ذرہ تو خورشید رسالت ہے نبی
ہر دو عالم میں ہے روشن تری والا حسبی
وصف خورشید ہو ذرہ سے یہ ہے بوالعجبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور تھا جسم ترا نور کے سانچے میں ڈھلا
اور کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں یہاں اس کے سوا
کھنچے جب صاف کمربند کمر سے آیا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دیکھے گر روئے مصفا ترا اے شاہ امم
آئینہ ہوگا خجالت سے مکدر ہر دم
بلکہ یوں صاف کہے کھا کے سکندر بھی قسم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

سرزمیں ملک عرب کی تھی نہ آگے مشہور
پر فضا تھی نہ صفا تھی نہ تو سرسبز و فور
اس کا اعزاز بڑھانا تھا خدا کو منظور
ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

کیا کلام اس میں ہے شیریں ترا ایک کلام
تلخ کاموں کو کیا تو نے عجب شیریں کام
ابر رحمت سے ہوں سیراب کیوں خاص و عام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

میں ہوں اک بندۂ ناچیز تو سالار امم
میں ہوں کمتر تجھے برتر میں جفا تو ہے کرم
خوف ہے تا نہ غضب ہو ترا مجھ پر پیہم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

تھی نہ کچھ پیش نظر طاعت رب اکبر
عین عصیاں میں ہوئی آہ مری عمر بسر
مثل نرگس ہمہ تن چشم ہوں ہر شام و سحر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

قاب قوسین ہے مکاں اور تو شاہ لولاک
تجھکو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرحناک
ہوگئے پست ملایک کے بھی فہم و ادراک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

غرق ہیں بحر محبت میں ترے ہم دن رات | کیا ضرر دیگی ہمیں حشر میں سیل آفات
لب کوثر بھی رہے لب پہ ہمارے یہ بات | ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرماکہ زحد می گذرد تشنہ لبی

بادشہ درد سے ہجراں کے ہجے بیتابی | ہوگی جز شربت دیدار نہ صحت میری
کیوں نہ قدسی کیطرح عرض کروں گا میں بھی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درماں طلبی

خمسہ تضمین غزل شمس تبریزی

حبذا در بزم عرفاں شمع نورافزا توئی | کعبۂ مقصود خلق و ہادی دلہا توئی
عاصیاں را روز محشر مامن و ملجا توئی | یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

عالم بالا پہ جاکر کون یوں آیا شتاب | دولت دیدار حق سے کون ہے یوں کامیاب
قاب قوسین کا ملا تجھکو مقام باصواب | در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب

پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی

مظہر اسرار رب منبتک ہے تیری ذات پاک | تجھسے ہی ہم پر کھلے توحید کے رمز و نکات

صورت انجم درخشاں کیوں نہوں تیری صفات | نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات

نورچشم انبیا چشم و چراغ ما توئی

یا نبی شیطاں نے ڈالی ہمہ غفلت کی کمند | قید میں حرص و ہوا کے ہوگئے ہم سخت بند
رحم کر اب رحم کر اے عاجزوں کے دردمند | یا رسول اللہ تو دانی استانت عاجزانہ

عاجزانرا راہ نما رہنما شاہا توئی

بادشہ بالا ہے بام مدحت خیرالورا | کیا کرے پرواز تیرا طائر فکر رسا
جس جگہ قاصر ہیں سارے انبیا و اولیا | شمس تبریزی چہ اند نعت تو پیغمبرا

مصطفےٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

خمسہ تضمین قصیدۂ نظام

یہ کسکی الفت سے میں طپاں ہوں یہ کسکے دیدار کا ہوں خواہاں
بھرے ہیں میرے دل اور جاں میں ہزاروں حسرت ہزاروں ارماں

خبر رساں ہے نہ کوئی میرا مری تسلی کا ہے یہ ساماں
صبا بسوے مدینہ رو کن ازیں ثنا گو سلام برخواں

بگرد شاہ رسل بگردد بصد تضرع پیام برخواں

ہے میرا ممدوح مومنو وہ ہے جس کا مداح رب یزداں

محبت اسکی ہے اصل ایماں اسی کا ہے ذکر جان عرفاں

چمن میں عالم کے مثل بلبل ہوں یوں ہی میں نغمہ سنج ہر آں
صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں ثنا گو سلام برخواں

بگرد شاہ رسل بگردد بصد تضرع پیام برخواں

وہ ہیں مبارک کہ جنکے دل ہیں نبی کے عشق و ولا سے مملو
خوشا نصیب انکے جنکو ہر دم ملا زیارت کا عمدہ قابو

فلاح عقبیٰ جو چاہتا ہے دلا یہ غفلت کو چھوڑ کر تو
سنہ بجنبید ہیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آں کو

صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں

ہیں واصف روئے مصطفےٰ ہوں نہیں ہے گلشن سے کام مجھکو
ہوں شیفتہ انکے گیسوؤں کا غرض نہ سنبل سے ہے سرمو

کدھر ہے تو اے نسیم سحری بھٹکتی پھرتی ہے کیوں ہر اک سو
سنہ بجنبید ہیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آں کو

صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں

مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھوں کو میرے دکھلائے
کروں تمنا نہ اور کوئی جو مدعا میرا مجھکو ملجائے

وہاں جو پہنچوں تو روح سے میری دمبدم مجھکو یہ صدا آئے

به باب رحمت گہے گزر کن به باب جبریل گه جبین سائے

سلام ربی علی نبیٔ گہے به باب السلام برخوان

دلا مزار رسول حق پر ترا مقدر جو تجھکو پہنچائے
قسم خدا کی خوشی کے مارے ترا کچھ عالم ہی اور ہو جائے

تو کر لے ہر در سے فیض حاصل پھر ایسی دولت کہاں سے تو پائے
به باب رحمت گہے گذر کن به باب جبرئیل گه جبین سائے

سلام ربی علی نبیٔ گہے به باب السلام برخوان

ای ختم مرسل شفیع محشر شه دو عالم حبیب والا
یه تیرا رتبه ہے کس نے پایا تجھے جو پایا خدا کو پایا

تری زیارت کا یه طریقه بیان کرتے ہیں بعض عرفا
بشو ز خود صورت مثالی بناز بگزار اندر آں جا

بصورت خوش بسورهٔ محمد تمام اندر قیام برخوان

لکھی ہے غزل نظام کی میں نے آج تضمین بطرز نیکو
زہے سعادت زہے مقدر جو اسکو شرف قبولیت ہو

حضور نبوی میں جانیوالوں سے تم بھی لے بادشاہ کہدو
بنغمه ورد آشنا شو بلحن داؤد ہم نوا شو

به بزم پیغمبر این غزل را ز عبد عاصی نظام برخوان

خمسہ تضمین غزل کافی

بخت خوابیدہ نہ کیوں اپنا جگانا چاہئے | نعمت عظمیٰ یہ بیشک ہاتھ لانا چاہئے
باغ جنت حشر میں خالق سے پانا چاہئے | بار عشق احمدی کافی اٹھانا چاہئے
گر نہیں یہ غم تو غم سے مر ہی جانا چاہئے

ختم مرسل سرور دیں دو جہاں کے پیشوا | مال و جان و دل زن و فرزند سب ان پر فدا
انکی گر الفت نہو پھر دعوئ ایماں ہے کیا | جبکہ ٹھہرے عین ایماں حب محبوب خدا
اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہئے

رحمت عالم لقب ہے آپ کا ہی یا رسول | آپکی ہوگی شفاعت درگہ حق میں قبول
کب ہے وہ مومن کرے جو آپکا فرماں عدول | دین و ایماں آپکی الفت سے ہوتا ہے حصول
طالب ایماں کو یہ باتیں سنانا چاہئے

نزع تک امت کا تھا غمخوار جو شام و سحر | اسکی الفت سے رہیں ہم کسطرح اب بیخبر
حق تعالے کے غضب کا کیا نہیں خوف و خطر | ہیں کدہر وہ منکران الفت خیر البشر
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہئے

حب احمد کی نہیں جن گمرہوں کو ہے طلب | انکو شیطان لعیں نے آہ بہکایا ہے اب
گر خدا چاہے نہیں اے مومنو اس کا عجب | شاید آجائیں طریق راستی پر بے ادب

درس عشق مصطفائی کو سنانا چاہئے

دو جہاں میں سب سے برتر کس کی عز و شان ہے — قرب حق کی راہ کس کے عشق سے آسان ہے
غافلو تم ہو کدھر یہ کیا تمھارا دھیان ہے — کچھ بھی گر دل میں تمھارے خواہش ایمان ہے

ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہئے

نور خالق تھا سراپا حبذا صلّ علےٰ — دل مصفا تن مجلا حبذا صلّ علےٰ
زلف مشکیں ماہ سیما حبذا صلّ علےٰ — روئے اطہر خوے والا حبذا صلّ علےٰ

ایسے محبوب خدا سے دل لگانا چاہئے

گلشن حسن نبی کا گر تصور ہو ذرا — غنچۂ دل کیا نسیم شوق سے ہوتا ہے وا
موجب فرحت ہے بیشک آپکی ہر اک ادا — یاد کر لطف تبسّم سیّد کونین کا

دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہئے

تر زباں رہتا ہے جو ذکر شہ لولاک سے — اسپہ نازل رحمت حق کیوں نہ ہو افلاک سے
بادشہ ہے یہ صدا ہر دم دل غمناک سے — سیری کافی نہیں ممکن ہے نعت پاک سے

عندلیب زار کو گل کا فسانا چاہئے

خمسہ تضمین غزل لطف

غمزدہ ہوں کس حصول مدعا کے واسطے — کب رسائی ہوگی بخت نارسا کے واسطے

چشم و دل ہیں وقف اب آہ و بکا کے واسطے — اے فلک لے چل مدینہ کو خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کے واسطے

مظہر نور خدا اور خاتم پیغمبراں — شافع روز قیامت باعث کون و مکاں۔
گو کہ ہے قرآں ہیں بحد شان والا کا بیاں — لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں
احمد مرسل ترے وصف و ثنا کے واسطے

اشرف خلق خدا ہے آپ کا بیشک وجود — آپ کے باعث ہوا سب لیے نمود و بود کا نمود
تھی رواں ہر دم نسیم رحمت رب ودود — باغ میں جا کر پڑھا جب روح احمد پر درود
کھل گئے غنچوں کے منہ صل علیٰ کے واسطے

جرم میں اس عمر کو برباد ہم نے کر دیا — حیف ہے ہم سے نہ کوئی کام نیکی کا ہوا
بس ہے یہ ہم کو وسیلہ مغفرت کا اے خدا — لے چلے ہیں اس جہاں سے داغ عشق مصطفیٰ
اور اب کیا چاہیئے روز جزا کے واسطے

قدرت خالق ہوئی جلوہ نما بہر نبی — نعمتیں حق نے کئے کیا کیا عطا بہر نبی
عقدۂ لاحل بھی ہو تو ہوگا وا بہر نبی — ہوتی ہے مقبول درگاہ خدا بہر نبی
ہاتھ جب امت اٹھاتی ہے دعا کے واسطے

گو کہ ہوں بیمار دائم ہجر کے آزار کا — واسطے صحت کے لیے ہے آپکی چشم عطا
بلکہ کیا میری حقیقت اور کیا رتبہ مرا — بارگاہ احمد مرسل ہے وہ دار الشفا
آئینگے عیسیٰ جہاں اپنی دوا کے واسطے

نورحق سرتاپا تھا حسن سرور سے عیاں
اسطرح محو لقا ہے دل ہمارا ہر زماں
مہر و مہ میں یہ تجلی یہ ضیا ہو گی کہاں
ظلمت شب پر ہوا ہے روز روشن کا گماں
روئے ہیں جس رات اس بدرالدجےٰ کیواسطے

کیوں رہوں خار عذاب حشر سے خاطر ملول
ای فرشتو مرتبہ یہ اور کسکو ہے حصول
دامن امید میں ہیں نعت پیغمبر کے پھول
گور کی گرمی سے گھبرایا جو مداح رسول
کھل گئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کے واسطے

راہ عرفاں میں جسے حاصل ہوا صدق و یقیں
بادشہ ناواقفوں کو اس سے کچھ بہرہ نہیں
عین عشق حق ہے اسکو عشق ختم المرسلیں
میم احمد کے نہ کرنا راز کو افشا کہیں
بند کر لے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے

خمسہ تضمین غزل لاادری

مجھے اب راہ عرفاں کی دکھا دو یا رسول اللہ
غم دنیا مرے دل سے مٹا دو یا رسول اللہ
مزہ عشق حقیقی کا چکھا دو یا رسول اللہ
محبت غیر سے میری چھڑا دو یا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا دو یا رسول اللہ

اگر کشت جہاں میں تخم کچھ نیکی کا میں بوتا
نہیں ہے کچھ خبر اتبک عبث اوقات ہوں کھوتا
ثمریا تا قیامت میں نہ دلکو رنج یہ ہوتا
لگا تکیہ گناہوں کا پڑا ہوں رات دن سوتا

مجھے اس خواب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

تمھارے حسن پر شیدا ہے سب اپنا مال و زر واروں
کبھی دل کو کروں صدقے کبھی اپنا جگر واروں
حقیقت مال و زر کی کیا میں اپنا چشم و سر واروں
مرے تن کی رگ جاں آپ کے اقدام پر واروں
مجھے اس روز محشر میں بچا دو یا رسول اللہ

مشرف یا نبی فرمائیں مجھکو آپ رویت سے
کہوں نزدیک جا کر یوں ادب اور منت سے
سماؤنگا نہ اپنے پیرہن میں فرط راحت سے
تمنا ہے سخن سننے کی دل میں ایک مدت سے
لب شیریں سے دو باتیں سنا دو یا رسول اللہ

تمہارا کلمۂ طیب زبان پر جو کہ لاتے ہیں۔
کہاں ای بادشہ خویش و اقارب کام آتے ہیں
عذاب نزع سے ہرگز نہیں وہ خوف کھاتے ہیں
اندھیری قبر میں مجھکو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں
شفاعت کا دیا روشن لگا دو یا رسول اللہ

خمسہ نعتیہ

قصد ہے ای طبع کوئی نظم اب خوشتر لکھوں
وصف کچھ گیسو کا یا وصف رخ دلبر لکھوں
ہر سخن شیریں مثال شیر اور شکر لکھوں
قصۂ ہجراں لکھوں یا عشق کا دفتر لکھوں
سب سے بہتر ہے کہ نعت ختم پیغمبر لکھوں

یا نبی دونوں جہاں میں کون ہے تیری مثال
سارے اگلے انبیا کو تھے عطا جو جو کمال
سب ہیں عاشق حق کے لیکن تیرا عاشق ذوالجلال
ذات والا میں تری سب جمع تھے بے قیل و قال

کیا مجھے طاقت کہ تیرا رتبہ برتر لکھوں

واسطے تیرے ہوا ہے سارے عالم کا ظہور
تو نہوتا تو ظہور خلق تھا پھر کیا ضرور
کیا ملک کیا جن و انسان اور کیا غلمان و حور
سب کا تو سرور ہے سب محکوم ہیں تیری حضور

قدرت خالق کا تجھکو کیوں نہ میں مظہر لکھوں

کی فقط اک حسن و خوبی حق نے یوسف کو عطا
نور سے اپنے یہاں تن کو ترے رخشاں کیا
طور پر موسیٰ کو واں معراج کا منصب ملا
عرش اعظم کے پرے تجھکو یہاں بلوا لیا

کو لسا رتبہ ترا ای دین کے رہبر لکھوں

نفسی نفسی جب کہینگے انبیائے نامدار
امتی گو کون ہے جز تیرے ای عالی وقار
ہووے گر اک جنبش لب تیری پیش کردگار
اہل عصیاں سیکڑوں ہو جائینگے دوزخ سے پار

کیا تری قابل ثنا اے شافع محشر لکھوں

سر بسر میں معصیت میں مبتلا ہوں آہ آہ
جز ترے محشر میں مجھکو ہے کہاں جائے پناہ
کیا مری طاقت مجھے کس علم میں ہے دستگاہ
کس زبان سے مدح کا دعوی کروں ای بادشاہ

کون ہوں کیا جانتا ہوں کیا لکھوں کیونکر لکھوں

قصیدہ

جوشش پر بحر سخن آج ہے دریا دریا
نقطہ نقطہ ہے قلم کا مرے دُرِّ یکتا
ہر نفس کیوں نہوا ب ہمنفس باد سحر
گلشن طبع سے کھلتے ہیں شگوفے کیا کیا

پست ہر چند ہوں لیکن ہے مرا عزم بلند — نارسا گرچہ ہوں رکھتا ہوں مگر ذہن رسا

اوج پر ہے مرا شہباز خیال آج کے دن — سر جھکا دینگے نہ کیوں طائر معنی صدہا

آہو گیری کا عدو کے نہیں کچھ خوف مجھے — چشم بد دور میں منظور نظر ہوں سب کا

ہر سخنور ہو نہ کیوں صورت مجنوں مجنوں — مثل محمل ہے مری فکر تو مضموں لیلا

دیکھے فرہاد اگر عذب بیانی میری — کیا عجب عشق ہو شیریں کا جو اسکو پھیکا

کیوں نہ نازاں میں رہوں خامہ قرطاس پہ اب — یہی گو ہے یہی میدان یہی چوگان میرا

میرے مضموں کی صفائی سے ہے حیرت اسکو — دل آئینہ کو بے وجہ نہیں ہے سکتا

چشمۂ فکر سے ہو میرے جو کوئی سیراب — خضر سا اسکو ملے ذائقۂ آب بقا

کسکو یہ فخر نہیں میرا پسند خاطر — کون کہتا ہے تعلّی ہے یہ میری بیجا

یعنے میں اسکا تہ دل سے ہوں محو توصیف — خالق ہر دو سرا جس کا ہے خود مدح سرا

ہے وہی فخر رسل فخر زماں فخر زمیں — فخر کا لفظ ہے خود فخر اسی سے پایا

جتنے اعزاز تھے جتنے تھے کمال و درجات — پائے سب اس نے مگر ایک خدائی کے سوا

دین اس کا ہو نہ کیوں ناسخ ادیان سلف — مہر کے آگے کہاں رہتی ہے انجم کی ضیا

جستجو سارے جہاں کو ہے رضائے حق کی — حق کو مطلوب اگر ہے تو فقط اسکی رضا

جو جو ہونا تھا ہوا اسکے ہی ہونے سے عیاں — اسکے مانند ہوا کوئی نہ اس پر ہو گا

اس کے آمد کے ہی تھے جملہ رسل مژدہ رساں — اس کے امتیں ہی ہونے کی تھی ان سبکو رجا

اسکو ہے ربط عجب عالم و حق کے مابین — نزد عرفا ہے لقب برزخ کبریٰ اس کا

اس نے یک پل میں زمیں سے گیا تا عرش بریں
اسنے پہنچا ہے جہاں کون وہاں تک پہنچا

اسکو حاصل ہوئی دیدار الٰہی بے کیف
دیکھنا جو کہ تھا دیکھا وہ جو سننا تھا سنا

کس گنہگار کو دوزخ سے رہائی ہوتی
روز محشر نہ اگر اس کا سہارا ہوتا

درگہ حق میں شفاعت ہو اسی کی مقبول
اسکے صدقے سے ہی ہم دیکھینگے جنت کی فضا

اس کے اعجاز کا اور اس کے خصائص کا بیاں
کسکو طاقت ہے رقم کر سکے پورا پورا

جسطرح جسم سے ہے روح ہماری الطف
جسم یوں ہی تھا ہر ایک روح سے الطف اسکا

اسکے ہی پشت پہ تھا مہر نبوت روشن
اس کا سایہ تھا زمیں پر نہ کسی نے دیکھا

کیا یہ یکتائی محبوب تھی حق کی منظور
اس کے سایہ کا بھی ہونا نہ گوارا رکھا

یا کہو نور الٰہی کا نتھا سایہ جب وہ
سایہ کے واسطے سایہ نہیں ممکن اصلا

ابر گر سایہ فگن اوسپہ ہو گیا اوسکا عجیب
ذات پاک اسکی تھی خود سایۂ افضال خدا

اس گل گلشن خوبی کا جو ہوتا تھا گذر
مثل گلزار ہر ایک کوچہ مہک جاتا تھا

دور و نزدیک سے یکساں وہ سنے آتی تھی
اوسکے آواز میں اعجاز تھا کیا حق نے دیا

حسن میں اسکے صباحت بھی ملاحت بھی تھی
رنگ و بو پھول میں باہم رہیں جیسے یکجا

کیا ملاحت تھی صباحت بھی فدا تھی جسپر
کیا صباحت تھی ملاحت ہوئی جسکی شیدا

اسکی ہی روئے منور کی خجالت ہے یہہ
مہر اتنگ ہے طپاں داغ سے ہے مہ نے پایا

نہ فقط اسکا سراپا ہی تھا بے مثل و نظیر
دلربائی میں بھی یکتا تھی ہر ایک اسکی ادا

دیکھتے حضرت آدم بھی یہ کہتے اسکو
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

وقت شب پائی ہے عائشہ نے اپنی سوزن
اللہ اللہ یہ کیا اسکی تھی دنداں کی ضیا

مچگیا شور ہوی چاہ انس شیریں تر
جب ذرا سا وہ لعاب اپنے دہن کا ڈالا

آسماں پر ہوا دم بھرمیں قمر دو ٹکڑے
تیغ انگشت سے یک اسنے اشارہ جو کیا

سیکڑوں تشنہ دہاں فوج کے سیراب ہوے
ہوا انگشت سے پانی کا رواں فوارا

حیف کس منہ سے رسالت کے تھے منکر اعدا
اسکی تصدیق پہ جب شجر و حجر تھے گویا

اس کی یک ذات میں تھے جمع یہ کیا کیا اعجاز
واہ کس خوبی سے یہ شعر کسی نے لکھا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو داری تنہا

مدح کیا اسکی لکھے **بادشہ** ہیچمداں
حوصلہ کچھ نہیں پر اسلئے یہ شوق ہوا

دخل اپنا ہے تا اسکے ثنا گویوں میں
جیسا یوسف کی خریدار بنی تھی بوڑھیا

اور کیا چاہئے بہبودئ عقبیٰ مجھکو
یہ قصیدہ ہو جو مقبول حضور والا

ختم کرتا ہوں سخن کیجئے سب ورد زباں
دمبدم صل علے صل علے صل علے

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا

از جناب سیٹھ محمد اسمعیل صاحب مغموم ساکن مدراس

خوب ہے مجموعۂ نعت نبی
عشق کے جذبات ہیں جلوہ نما

کان محبت سخن بادشاہ
گنج طبع روح فزائے سخن
شاہد معنی کا ہوا ہے ظہور

حسن عقیدت کا مرقع بجا
بہر مریضان گنہ ہے شفا
جسپہ ہیں عشاق بیہمہ فدا

سال یہ مغموم کہو ہو کے شاد
کنز حسن نعت حبیب خدا
۱۳۴۲ھ

از جناب خواجہ مرتضیٰ حسین صاحب تبسم ساکن مدراس

خوب ہے نعت شہ جن و بشر
معنی بادشہ ملک سخن

شان میں جسکی ہے آیا لولاک
جانے کیا جسکا ہو قاصر ادراک

کہدیا سال تبسم میں نے
دفتر نعت نبی احمد پاک
۱۳۴۲ھ

از جناب ابو المقبول محمود الحسن صاحب محمود وانمباڑی تلمیذ حضرت مغموم مدظلہ

میرے مخدوم و معظم بادشاہ
شعر گوئی میں تھے آپ اپنی نظیر
نعتیہ اشعار کا مجموعہ یہ
مدح خوان سینہ کیوں ہونگے فدا

شاعر جادو بیاں شیریں مقال
صاحب علم و لیاقت ذی کمال
انکی ہی تصنیف کا ہے بیمثال
دلکش و دلچسپ ہے یہ قیل و قال

حرز جانِ مسلم بنائیں کیا عجب
جبکہ کی فرمائش تاریخ طبع

اس میں ہے نعت حبیبِ ذوالجلال
حضرت عبدالرشید خوشخصال

کہدیا محمود میں نے فی البدیہہ
مدحِ پیغمبر الٰہ بیمثل سال

۵۸۲ × ۱۳۵۴۲
۱۹۶۲۴

از خاکسار خطیب محمد عبدالرشید عفی عنہ فرزند مصنف مرحوم

تھے جو میرے والدِ مغفور حضرت بادشاہ
جمع کرکے میں نے ان کا کُل کلام نعتیہ
حضرت مخدوم جو ہیں خیرخواہ اپنے قدیم

دلکش و زیبا کلام نعتیہ انکا ہے یہ
فضل رب سے اور اپنی سعی سے چھپایا ہے یہ
انکی ہی تائید سے کام آج ہوا پورا ہے یہ

گر کوئی پوچھے تو سال طبع کہدو اے رشید
نعتیہ اشعار کا مجموعہ زیبا ہے یہ
۱۳۵۴۲

راقم محمد کاتب سید حضرت پیران منگلوری

فتبارک اللہ احسن الخالقین

الحمد للہ والمنہ کہ

گلدستۂ حازم

فی مدح

حضرت رسول اکرم

مؤلفہ

جناب منشی محمد یٰسین صاحب حازم ساکن قصبہ ڈگرس ضلع

الوت محل ملک برار ابن جناب شمس الدین صاحب ساکن ڈگرس

باہتمام

(احقر انام محمد عبد اللہ صدیقی)

مطبع مجتبائی واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا و نبینا محمد سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین و علی آلہ و اصحابہ و اولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد کمترین محمد یٰسین تخلص حازم خلف جناب شمس الدین صاحب ساکن ڈگرس تعلقہ دارو ضلع الوت محل اِلّا عفا عنہ اللہ الغفار مؤلف گلدستۂ ہذا شایقین و ناظرین کی خدمت سراپا برکت مین عرض کرتا ہے کہ مجکو شوق نعت خوانی ہے اور حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کی نعت شریف مین غزلین کہا کرتا ہے ایک روز دل مین خیال آیا کہ کوئی نعتیہ رسالہ قابل خواندگی محافل میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم حضرت افضل المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین حضرت سیدنا احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کی نعت شریف مین تالیف کرکے چھپوانا چاہیے لہذا یہ گلدستہ لکھا اور اس مین اپنا اور مخدومی مکرمی اوستادی جناب مولوی شیخ محمد صاحب

خاقان مولود خوان مداح النبی صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم حنفی مقیم تعلقہ
پوسد ضلع ایوت محل ملک برار مصنف گلدستہ خاقان فی حمد یزدان سلمہ اللہ
الرحمان اور محبی مکرمی جناب منشی محمد قاسم صاحب حسان صدر مدرس مدرسہ
ہندوستانی ڈگرس تعلقہ دارو ہ ضلع ایوت محل ملک برار مؤلف چراغ حسان
سلمہ اللہ الرحمان اور دیگر شعرا نامی کا کلام نعتیہ درج کیا اور نام اسکا گلدستہ
حازم رکھا بخدمات واصفان حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و
اصحابہ وسلم وسخنوران نکتہ چین التماس ہے کہ اگر اس گلدستہ مین کہین غلطی پائین بخیال
نعت شریف انگشت ایراد نہ اُٹھائین اصلاح سے شاد فرمائین ع کہ ہیچ
نفس بشر خالی از خطا نبود اور جب اسکی سیر کرین تو مؤلف اور حضرات شعراء ممدوح الصدر
کو دل وجان سے بہ دعائے خیر یاد فرمائین حضرت جل وعلا خالق ارض وسما بطفیل
سیدنا ومولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
میرے اس گلدستہ نعتیہ کو قبول فرما کر مقبول خلائق کرے آمین آمین ثم آمین ؁

الراقم محمد یٰسین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن ڈگرس تعلقہ
دارو ہ ضلع ایوت محل ملک برار عفی عنہ ۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا و مولانا محمّدٍ و علیٰ آلِ سیّدنا و مولانا محمّدٍ و بارک و سلم

غزل در حمد باری تعالیٰ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان پوسد

وصف انسان سے ادا کیا ہو خدایا تیرا
تو ہے یکتا کوئی ثانی نہین حقا تیرا

عرش پر حور و ملک فرش پر انسان و طیور
کرتے ہین صبح و مسا ذکر خدایا تیرا

ہو کے بے ہوش گرے طور پر حضرت موسیٰؑ
نظر آیا جو او نہین نور تجلّی تیرا

آرزو ہے یہی حسرت ہے یہی ارمان ہے
مجکو دیدار میسّر ہو خدایا تیرا

جن و انسان و ملک حور و پری غلمان کے
دل مین ہے خوف و خطر ربّ تعالیٰ تیرا

تیری یکتائی کی دیتا ہون گواہی ہر دم
کہ نہین ہے کوئی کونین مین ہمتا تیرا

فضل کر اوسپہ سدا بہر محمدؐ ہر دم
یا خدا عاجز خاقان ہے بندہ تیرا

غزل در نعت شریف حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم از تصنیف محمد یٰسین حازم مولف گلدستہ

ہمیشہ ہے یہی تجھسے مری ہر دم دعا یا رب
محمد مصطفیٰؐ کا روضۂ اطہر دکھا یا رب

تری درگاہ مین یہ عرض ہے میری سدا یا رب
دکھا دے جلوۂ روئے محمد مصطفیٰؐ یا رب

نہین مجکو تمنا آب کوثر کی خداوندا
محمد مصطفیٰؐ کے وصل کا ساغر پلا یا رب

عطا کر اونکو باغ خلد روز حشر یا اللہ
پڑھاتے ہین جو مولود محمد مصطفیٰؐ یا رب

بنا دے مجکو خادم روضۂ پر نور حضرت کا
برائے مصطفیٰؐ مقبول ہو یہ التجا یا رب

بوقت پرسشِ محشر وظیفہ ہو یہی میرا
محمد مصطفےٰ شاہِ ہدا صل علیٰ یارب

یہی کہتا ہے حازم کوئی دن ایسا ہو یا اللہ
بلائیں اپنے روضہ پر مجھے شاہ ہدا یارب

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولودخوان مصنف گلدستۂ خاقانی مقیم بمبئی

ذکرِ احمد کا ہو رہا ہے آج
شورِ صلِ علیٰ بپا ہے آج

محفلِ مولدِ محمد میں
نورِ خالق برس رہا ہے آج

بزمِ میلادِ سرورِ دین کو
کہنا رشکِ جنان بجا ہے آج

آؤ اس بزم میں مسلمانو
درِ رحمت یہاں کھلا ہے آج

مجھ پہ نازل خدا کی رحمت ہے
لب پہ توصیف مصطفےٰ ہے آج

بخشدے میرے سب گناہوں کو
حق سے خاقان کی یہ دعا ہے آج

غزل در نعت شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم از تصنیف جناب منشی محمد قاسم حسامد ڈگرس

محمد ہے حامی و یاور ہمارا
محمد ہے ہادی و رہبر ہمارا

درِ شاہِ والا پہ ہے سر ہمارا
نہ کیوں اوج پر ہو مقدر ہمارا

ثنا خوان کوئے پیمبر ہیں ہم بھی
اجارہ ہے خلد برین پر ہمارا

فراقِ پیمبر میں غم سہتے سہتے
جگر ہو گیا مثل پتھر ہمارا

لکھا کرتے ہیں حال شہ کی صفت ہم
ہر اک شعر ہے رشک اختر ہمارا

نہیں خوف محشر کا حسان ہمکو
محمد ہے حامی و یاور ہمارا

غزل در نعت شریف از تصنیف محمد یٰسین حازم مؤلف گلدستہ ہذا متوطن ڈگرس

شوقِ دل سے جو ہیں مولود پڑھانے والے
ہیں وہی مستحق خلد کہ پانے والے

سنتے ہی بزم پیمبرؐ کی خبر آتے ہین — نعت محبوب خدا سننے سنانے والے

حق سے پائینگے وہ جنت مین مکانِ گوہر — غم احمدؐ مین جو ہین آنسو بہانے والے

حشر مین دیگا خدا رتبہ اعلیٰ اونکو — رہِ خالق مین جو ہین زر کے لٹانے والے

حکم اللہ سے وہ خود ہی مٹے دنیا سے — جو کہ تھے نقش شریعت کے مٹانے والے

ہین وہ حقدار گلستانِ جنان اے حازمؔ
عشق حضرتؐ مین جو ہین دلکو جلانے والے

غزل در نعت شریف از تصنیف جناب مولوی شیخ محمدؐ صاحب خاقانؔ مولود خوان مقیم پوسد

رسول اللہؐ کے مولود کی محفل جماتا ہون — خدا کے فضل سے مین توشۂ عقبیٰ کماتا ہون

سر محفل ثنائے روئے پیغمبرؐ سناتا ہون — مثالِ آئینہ ہر ایک کو حیران بناتا ہون

پڑھو ملکر درود اے حاضرانِ محفلِ مولد — تمھین اب ذکر مین مولود احمدؐ کا سناتا ہون

ہر اک حضارِ محفل باادب صلوات پڑھتا ہے — زبان پر اپنی جسدم نام احمدؐ کا مین لاتا ہون

خدا ہے شیفتہ جنپر محمدؐ نام ہے جنکا — زہے قسمت اونھین کا شیفتہ مین بھی کہاتا ہون

کوئی اونپر فدا کرتا ہے مال و زر کوئی زیور — مین نقدِ دل شہِ لولاک پر اپنا لٹاتا ہون

نہین ہے فخر مجکو شاعری پر ہے فقط اسپر — کہ مین مداح محبوب جنابِ حق کہاتا ہون

سنانے وصفِ شاہِ انبیاؑ عشاقِ احمدؐ کو — مین سر کے بل مجبو محفلِ مولد مین جاتا ہون

مرے دیوان مین ہے تحریر خاقانؔ مدحتِ احمدؐ
اسی باعث اسے آنکھون سے مین اپنی لگاتا ہون

غزل نعتیہ از تصنیف محمدؐ یٰسین حازمؔ حنفی مؤلف گلدستۂ ہذا ساکن ڈگرس

ہون ثناخوان مین جنابِ احمدِ مختار کا — حضرتِ محبوبؐ ربِ ایزدِ غفار کا

دیکھلون گر خواب ہی مین روضۂ محبوبِ حق — دل نہ ہو خواہان مرا پھر خلد کے گلزار کا

یارسول اللہؐ دکھلا دیجئے اپنا جمال — دل مین ہے ارمان ازحد آپکے دیدار کا

گر لکھوں توصیف کوے حضرت خیر الوریٰ
ہو گمان ہر صفحۂ دیوان پر گلزار کا

شاعروں میں بول بالا یا خدا میرا رہے
ہوں ثناخوان میں جناب احمدؐ مختار کا

قصر جنت ہو عطا اوسکو خدایا روز حشر
جو پڑھا ئے شوق سے مولد شہؐ ابرار کا

روز اول سے ہوں حازم میں ثناخوان رسول
اسلیئے شہرہ جہان میں ہے مرے اشعار کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی میر ارمان علی صاحب ارمانؔ ملازم ڈاکخانہ منگروں پیر

بزم میلاد میں جو آتے ہیں
مطلب دل وہ اپنا پاتے ہیں

جو کہ منکر ہیں منھ چھپاتے ہیں
آنکھ سے آنکھ کب ملاتے ہیں

میم کا پردہ جب اوٹھاتے ہیں
تب جمال احد کو پاتے ہیں

جس جگہ ذکر خیر ہوتا ہے
آسمان سے ملائک آتے ہیں

شہؐ کے میلاد کی خبر سنکر
جو کہ عاشق ہیں دوڑے جاتے ہیں

جو کہ گم کردہ راہ تیرب ہو
حضرت خضرؑ رہ بتاتے ہیں

ہجر میں تیرے یا رسولؐ کریم
تیر غم دلپہ اپنے کھاتے ہیں

نار دوزخ سے کیا خطر اونکو
جو غلام نبی کہا تے ہیں

رخ رنگین کے تصور میں
شمع سان دلکو ہم جلاتے ہیں

قلق و رنج و غم الم ارمان
ایک میں اور یہ جان کھاتے ہیں

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمدؐ صاحب خانؔ قاآن مولود خوان مقیم پوسند

دوستو حامد سبحان ہوں نہیں جانتے کیا
اور احمدؐ کا ثناخوان ہوں نہیں جانتے کیا

باغ جنت مجھے خالق نے عطا فرمایا
روضۂ شاہ کا دربان ہوں نہیں جانتے کیا

اے نکیرین خدا سے ڈرو یہ بے ادبی
اُمت شاہ رسولاں ہوں نہیں جانتے کیا

ورد ہے مجکو بھی وصفِ رُخِ حضرتؐ ہر دم
مین بھی اب حافظ قرآن ہون نہین جانتے کیا

تپشِ مہر قیامت سے نہین خوف مجھے
آپ کے مین تہ دامان ہون نہین جانتے کیا

بخشوا لیجئے خالق سے مجھے یا مولا
اپنے عصیان سے پشیمان ہون نہین جانتے کیا

ہے تمنا کہ رہون آپکی خدمت مین مدام
یا نبیؐ صاحبِ ایمان ہون نہین جانتے کیا

ہو لقب کوئی عطا مثلِ اویسِؒ قرنی
آپ پر مین بھی تو قربان ہون نہین جانتے کیا

مجکو ہمراہ قیامت مین بھی رکھئے حضرتؐ
مین بہت بے سر و سامان ہون نہین جانتے کیا

ہجر مین آپ کے مانندِ بلالِؓ حبشی
مین بھی باحال پریشان ہون نہین جانتے کیا

آبِ دیدار پلا کر مجھے زندہ کیجے
یا نبیؐ مردہ بیجان ہون نہین جانتے کیا

کیون نہ پھر باغ ارم کی مجھے جاگیر ملے
واصفِ ختمِ رسولانؐ ہون نہین جانتے کیا

کیجے میرا سلام اسے شہؐ کو نین قبول
امتی آپ کا سلطانؐ ہون نہین جانتے کیا

چار یاری بھی ہون اور پنجتنی بھی مین ہون
آلؑ و اصحابؓ پہ قربان ہون نہین جانتے کیا

کربلا بھی کبھی پہونچونگا مین انشاء اللہ
عاشقِ شاہِ شہیدان ہون نہین جانتے کیا

کیون نہ حل ہون مرے سب عقدۂ وا انجلی
کہ غلام شہ علی مردان ہون نہین جانتے کیا

نعت احمدؐ مین ہے خاقان مرا دیوان تیار
مین بھی تو صاحب دیوان ہون نہین جانتے کیا

غزل نعتیہ از تصنیف محمد لیسین تخلص حازم مؤلف گلدستۂ ہذا ساکن ڈگرس

رسول اللہؐ کا مولد پڑھا ئے جسکا جی چاہے
مکان فردوس مین اپنا بنائے جسکا جی چاہے

ملک جن و بشر داخل ہین اس بزم مقدس مین
یہان نعت رسول اللہ سنائے جسکا جی چاہے

خدا ہوتا ہے خوش عشاقِ محبوبِ الٰہی سے
نبیؐ کے عشق مین دلکو جلائے جسکا جی چاہے

جسے خواہش ہو باغ جنتِ ماوی کی اے یارو
تو بزم مولدِ حضرتؐ جمائے جسکا جی چاہے

خریدے نیکیان راہ خدا مین خرچ زر کر کے
یہ سودا مفت کے جلدی کمائے جسکا جی چاہے

مکان فردوس مین اوسکا بنیگا واقعی حازم
خدا کی راہ مین گھریان لٹائے جسکا جی چاہے

دیگر

سید ابرار کے روضہ پہ جانا ہے مجھے
حال دل محبوب خالق کو سنانا ہے مجھے

جل رہا ہون آتش ہجر رسول اللہ مین
داغ دل محبوب خالق کو دکھانا ہے مجھے

جلد پہونچا دے الٰہی شاہ کی تربت تلک
چادر وصل علی اوسپر چڑہانا ہے مجھے

دیکھئے کب تک رسائی ہوتی ہے حضرت تلک
اپنی اب قسمت کو جلدی آزمانا ہے مجھے

عرصۂ محشر مین حازم نعت ختم المرسلین
حضرت خلاق عالم کو سنانا ہے مجھے

دیگر

خدایا مجھے تو مدینہ بتادے
بتادے بتادے بتادے بتادے

خداوند عالم محمد کا روضہ
دکھادے دکھادے دکھادے دکھادے

الٰہی مجھے ساغر وصل حضرت
پلادے پلادے پلادے پلادے

محمد کے ملنے کا مژدہ خدایا
سنادے سنادے سنادے سنادے

خداوند حازم کو حضرت کا خادم
بنادے بنادے بنادے بنادے

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد قاسم صاحب حسان صدر مدرس ڈگرس

ہے ہمیشہ عشق مجکو احمد مختار کا
شغل ہے دن رات نعت سید ابرار کا

بخشوا دینگے مجھے روز جزا اللہ سے
ہے بھروسہ سرور دین احمد مختار کا

پڑہکے وصف تیغ ابروے جناب مصطفیٰ
کاٹتا ہون مین کلیجہ ہر مو کفار کا

دولت عشق نبی سے دل ہمیشہ ہے غنی
میرے آگے کیا ہے رتبہ منعم و زردار کا

مثلِ اختر ہین چمکتے شعر کے نقطے مرے | وصف جب لکھتا ہون خالِ سید ابرار کا

عشق جو رکھتا ہے حسان احمد مختار کا
مستحق ہوتا ہے وہ فردوس کے گلزار کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولودخوان مقیم پوسد

بزم مولود مین اے مومنو آؤ تو سہی | لطف فردوس معلی کا اوٹھاؤ تو سہی
مستحق گلشن جنت کے کہاؤ تو سہی | مولدِ سرورِ لولاک پڑھاؤ تو سہی
گو خبر اپنی رہے یا نہ رہے یا شہ دین | مئی عشق آپ مگر ہم کو پلاؤ تو سہی
مرحبا صلّ علیٰ ہوگا زبان سے جاری | یا نبی خواب مین میرے کہین آؤ تو سہی
آپکی زلف پہ ہو جاؤنگا عاشق مولا | ہند سے مجکو مدینہ مین بلاؤ تو سہی
فرط الفت سے مین مانند صبا جاؤنگا | مجکو اے خضر رہِ طیبہ بتاؤ تو سہی

ہے یقین داد سخن بزم مین دینگے احباب
غزل نعتیہ خاقان سناؤ تو سہی

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد ریاض الدین صاحب تاجر عطر ریاض متوطن بلہوہ

رہے جو مجکو بوقت آخر خیال رشتے شہ ہدا کا | تو بعد مرنے کے لے عزیزو کفن پہ طغرا ہو والضحیٰ کا
مین اپنے جی مین تھا پیلے ششدر کہ مہرا و ترا زمین پہ کیونکر | مگر جو دیکھا بغور جا کر نشان نکلا وہ نقش پا کا
یہ آرزو ہے کہ جسم لاغر دیار طیبہ مین پہنچے اڑ کر | الٰہی آجائے آج ایسا ادھر بھی جھونکا کوئی ہوا کا
طفیل توصیف زلف ولب سے بنایا سلطان مجھے خدا نے | ختن کا ملک مین کا چین کا تتار و تبت کا اور خطا کا
مین وہ ہون عشق نبیؐ کا وحشی کہ دشت یثرب مین جو نہ نے بھی | لگایا آنکھون سے سر پہ رکھا ملا جو ٹکڑا مری قبا کا

پڑھا جو مضمونِ قدِ گیسو تو بولے شاعر ریاض خوشخو
ہے طبع بانکی تری غضب کی ہے ذہن موزون ترا بلا کا

غزل نعتیہ از تصنیف محمد یٰسین حاذم مؤلف گلدستہ ہذا ساکن ڈگرس

مین عاشق ہون دل و جان سے جناب شاہ امجد کا
جناب شاہ امجد حضرت احمد محمد کا

وظیفہ ہے مجھے والشمس اور واللیل کا ہردم
ازل سے شیفتہ ہون مین رخ و گیسوئے احمد کا

نبی کا مدح خوان ہون لکھتا ہون نعت نبی ہردم
مجھے کہتے ہین سب مداح شاہنشاہ امجد کا

نہ مجکو زر کی خواہش ہے نہ زر دارون سے مطلب ہے
فقط طالب ہون یارب جہان حضرت محمد کا

خدایا بندۂ حازم کو دکھلا جلوہ حضرت
ہمیشہ وہ بہت مشتاق ہے دیدار احمد کا

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

غزل در نعت شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم از تصنیف جناب شیخ محمد رضا صاحب خاقان

وصف لکھکر شہ کونین کے رخسارون کا
مستحق ہوگیا مین خلد کے گلزارون کا

مجکو سایہ جو ملے آپکی دیوارون کا
نام تک لون نہ مین فردوس کے گلزارون کا

اپنی کملی مین شہ کون و مکان دیکے پناہ
پردہ رکھ لینا قیامت مین سیہ کارون کا

دہیان دندان و رخ حضرت احمد مین مجھے
ہے تصور مہ پرنور کا اور تارون کا

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

کوچۂ مدح شہ دین مین آتے ہی ہمین
ملگیا راستہ فردوس کے گلزارون کا

ہے سوا آپ کے اے شاہ امم کون شفیع
عرصہ حشر مین مجھ جیسے گنہگارون کا

کالی کملی کا محمد کے خدایا صدقہ
پردہ رہجائے قیامت مین سیہ کارون کا

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

ہے وہ محبوب جناب شہ لولاک لما
جو کہ شہر دوست شہ دین کے ہے یارون کا

دیکھکر ہاتھ مین تلوار علی اکبر کے
سینہ دہشت سے پھٹا جاتا تھا کفارون کا

پڑھتے ہین شوق سے دیوان سخندان میرا
ہے ہجوم اندنون یوسف پہ خریدارون کا

عشق ہے جنکو جناب شہ دین سے خاقان
لطف پاتے ہین وہی نعتیہ اشعارون کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد عبد الحکیم خان صاحب حاذق تاجر کتب مالک مطبع حنفی دہلی

مدینہ جو میرا وطن ہو الٰہی
تو سب دور رنج و محن ہو الٰہی

اللّٰہم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم ۱۲

مدینہ مین جاکر نہ پھر آؤن واپس
وہین میرا گور و کفن ہو الٰہی

پہونچ جاؤن یثرب مین بے ساز و سامان
برہنہ بدن خستہ تن ہو الٰہی

لگی ہی رہے آگ عشقِ نبیؐ کی
نہ کم حشر تک یہ جلن ہو الٰہی

جو موت آئے مجکو تو یثرب مین آئے
میسر وہان کا کفن ہو الٰہی

پسند آئین ایسی مدینے کی گلیان
فراموش دل سے وطن ہو الٰہی

گنہگار دوزخ مین جائین نہ ہرگز
جو رحمت تری جوش زن ہو الٰہی

نہ کم سر سے سودا ہو زلف نبیؐ کا
زیادہ یہ دیوانہ پن ہو الٰہی

کھلین داغ عشقِ نبیؐ صورتِ گل
مرا سینہ رشکِ چمن ہو الٰہی

کرے خواہشِ باغِ جنت نہ حاذق
میسر جو طیبہ کا بن ہو الٰہی

غزل نعتیہ از تصنیف محمد یٰسین حازم مؤلف گلدستہ ہذا ساکن ٹونک گرس تعلقہ وار

بلالو ہند سے طیبہ مین یا خیر الوریٰ ہم کو
دکھا دو صورت زیبا محمد مصطفیٰ ہم کو

تمہارے ہجر مین بیچین ہوتے ہین صبح و مسا ہر دم
خدا کے واسطے صورت دکھا دو مصطفیٰ ہم کو

سوا تیرے یہ جب خورشید ہو روز جزا حضرتؐ
چھپانا اپنے دامن مین شہِ ہر دو سرا ہم کو

تمہین ہو شافع محشر تمہین ہو مالک جنت
قیامت مین جہنم سے بچانا یا شہا ہم کو

ستاتی ہے بہت دوری ہمین تیری یہان شاہا
خدا کے واسطے جلدی مدینہ مین بلا ہم کو

ابھی مٹ جائے دل سے گلشن فردوس کی حسرت
نظر آئے جو حازم روضۂ خیر الوریٰ ہم کو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان حنفی مقیم ...

بزم میلاد محمدؐ مین جو آجاتا ہون
ذکر مولود نبی سب کو سنا جاتا ہون

بزم میلادِ شہِ دین کی جو سنتا ہون خبر
فرط الفت سے مین مانند صبا جاتا ہون

کہتا ہی ابر خداوند کی رحمت کا یہی	بزم میلاد محمد پہ مین چھا جاتا ہون
بزم مولود شہ دین مین داخل ہو کر	مین بھی عشاق محمد مین گنا جاتا ہون
جو خداوند سے مانگو گے یہان پاؤ گے	اہل محفل کو یہ مین مژدہ سنا جاتا ہون

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم

ختم ہو جاتی ہی جب محفل میلاد نبیؐ
ہو کے غمگین مین خاقانؔ چلا جاتا ہون

وعلی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم

غزل در نعت شریف حضرت سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم از تصنیف جناب محمد قاسم صاحب حسانؔ مؤلف چراغ حسان صدر مدرس ڈگرس

مجھے اپنا جلوہ دکھا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم	مرے دلکو شیدا بنا و محمد
نہین ہند مین اب طبیعت بہلتی	مدینہ مین مجھکو بلا و محمد
طبیعت پریشان ہے ملک دکن مین	مدینہ مین جلدی بلا و محمد
جلی جاتی ہی جان سوز الم سے	مرے دلکی آتش بجھاو محمد
غم و رنج مین مبتلا ہون مین ہر دم	مجھے قید غم سے چھڑا و محمد

یہی کہتا حسانؔ صبح و مسا ہی
مجھے اپنا جلوہ دکھاو محمد

غزل نعتیہ از تصنیف محمد یٰسین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن ڈگرس تعلقہ دارو

یا رسول عربی در پہ بلایا ہوتا	اور دیدار مجھے اپنا دکھایا ہوتا
آرزو اس دل بیتاب کی پوری ہوتی	آپ نے روئے منور جو دکھایا ہوتا
سرمۂ طور کی کرتا نہ ہوس مین جو کبھی	خاک روضۂ کو آنکھون مین لگایا ہوتا
کب تلک آتش فرقت مین جلاؤن دلکو	آب وصلت سے کہین اسکو بجھایا ہوتا

میرا ہوتا جو گذر روضۂ شہ پر حازم صلی اللہ علیہ وسلم
یہ قصیدہ شہ انور کو سنایا ہوتا

عزیزو شافع محشر محمد ہی تو کیا غم ہی
قیامت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی حامی مرایارو
رہائی ہے مجھے رنج والم سے دوستو حاصل
محمد کی عنایت سے مرا جنت مین گھر ہوگا

مرا آقا مرا رہبر محمد ہی تو کیا غم ہی
نہین عصیان کا مجکو ڈر محمد ہی تو کیا غم ہی
ہمیشہ اب مرے لب پر محمد ہے تو کیا غم ہی
مرا حامی مرا یاور محمد ہے تو کیا غم ہی

نہ رکھ عصیان کا حازم ڈر شفاعت کو محمد ہی
مدد پر شافع محشر محمد ہے تو کیا غم ہے

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب تخلص خاقان مولودخوان مقیم یوسف ضلع اوہ محلہ

محمد مصطفے اصلّ علی کی آج محفل ہے
ملائک اس مین افضل ہوکے پڑھتے ہین درود اوپر
خبر کردو یہ سب کو سننے آئین مدح حضرت کو
یہان سب باوضو بیٹھین نہ بیٹھے بے وضو کوئی
ملائک لیکے رحمت آتے ہین اس بزم اقدس مین
پڑھو مولود خوانون شوق سے نعت رسول اللہ

شہ ہر دو سرا اصلّ علی کی آج محفل ہی
یہ محبوب خدا اصلّ علی کی آج محفل ہی
حبیب کبریا صلّ علی کی آج محفل ہی
یہ حضرت مصطفے اصلّ علی کی آج محفل ہی
یہ شاہ انبیا صلّ علی کی آج محفل ہی
شہنشاہ ہدا اصلّ علی کی آج محفل ہی

پڑھو تم نعتیہ غزلون کو اس مجلس مین اے خاقان
یہ فخر انبیا صلّ علی کی آج محفل ہی

قصیدۂ مولف

خدایا مرتے دم میری زبان سے مصطفے نکلے
ہمیشہ نام محبوب الٰہی ہو مرے لب پر
مدینہ مین مجھے آئے قضا یا خالق عالم
وصال سرور کونین کا محتاج ہون یارب
بلا لیجے مدینہ مین کہین حازم کو اب جلدی

محمد مصطفے اصلّ علے اصلّ علی نکلے
سدا دل سے مرے صلّ علی اصلّ علی نکلے
تمنا ہو مری پوری یہ دل کا حوصلہ نکلے
پلا دے وصل کا ساغر کہ دلکا حوصلہ نکلے
کہ ارمان دلی اوسکا محمد مصطفے نکلے

قصیدہ مؤلف

ازل سے دوستو شیدا محمدؐ مصطفےٰ کا ہون ‏— محمدؐ مصطفےٰ شاہنشہ ہر دو سرا کا ہون

بوقت پرسش محشر یہی مین صاف کہدونگا — خدایا امتی مین حضرت خیر الورا کا ہون

نہین ہی خوف مجکو واعظو روز قیامت کا — نبیؐ کا امتی بندہ جناب کبریا کا ہون

مرا آقا مرا سرور مرا یاور محمدؐ ہے — نہین مجکو غم محشر کہ بردہ مصطفےٰ کا ہون

یقین ہے حق تعالیٰ سے مجھے جنت عطا ہو گی
کہ مین حازم ثناخوان خاص محبوبؐ خدا کا ہون

قصیدہ مؤلف

بلاؤ سوئے طیبہ ہر سجان یارسولؐ اللہ — یہان ہون ہجر مین از حد پریشان یارسولؐ اللہ

دکھاؤن کیا بھلا صورت خداوند دو عالم کو — گناہون سے بہت ہون مین پشیمان یارسولؐ اللہ

دکھادو روضۂ اقدس تمنا ہی یہی دل کی — مین دیکھون گلشن جنت ہے ارمان یارسولؐ اللہ

یہو بجکر روضۂ انور پہ یہ دل مین تمنا ہے — شہیدی کی طرح ہو جاؤن قربان یارسولؐ اللہ

بچانا حشر کے دن مجکو دوزخ سے شہ عالم — کہ ہون خوف جہنم سے پریشان یارسولؐ اللہ

بوقت نزع نکلے نام منہ سے آپکا او سکے
یہی ہے حازم کمتر کا ارمان یارسولؐ اللہ

قصیدہ مؤلف

مین ہو پہنچون مدینہ خدا کہتے کہتے — خدا اور شاہ ہدا کہتے کہتے

الٰہی تمنا ہے جاؤن مدینہ — چلون مصطفےٰؐ مصطفےٰ کہتے کہتے

خدایا کرم تیرا مجھ پر ہو ایسا — لکھون نعت صل علیٰ کہتے کہتے

خدایا ہو لب پر محمدؐ محمدؐ — کٹے عمر یا مصطفےٰ کہتے کہتے

دم مرگ ارمان یہ پورا ہو یارب — نکلجائے دم مصطفےٰؐ کہتے کہتے

مدینہ مین حازم کا مدفن ہو یارب
بر آئے یہ مقصد مرا کہتے کہتے

مؤلف قصیدہ

مجکو طیبہ مین بلا نا یا محمد رسول	روضۂ اقدس دکھا نا یا محمد رسول
آپکی فرقت مین کب تک مین سہون رنج والم	تیغ غم سے دل ہے پارا یا محمد رسول
آپکا شیدا ہون حضرت وصل کا محتاج ہون	وصل کا ساغر پلا نا یا محمد رسول
روز محشر کا رہے کیو نکر بھلا ہمکو خطر	جب سہارا ہو تمہارا یا محمد رسول
جان نکلے جب مرے تن سے خداوند جہان	نکلے اُسدم لب سے کلمہ یا محمد رسول

اپنے روضہ پر بلالو حازم کمتر کو آپ
شیفتہ ہے وہ تمہارا یا محمد رسول

قصیدۂ مولف

یا خدا دکھلا مدینہ مصطفےٰ کیواسطے	مصطفےٰ شاہنشہ ہر دوسرا کیواسطے
جان بلب ہون صدمۂ ہجر نبی سے یا خدا	مجکو پہونچا دے مدینہ مصطفےٰ کیواسطے
آپکی فرقت کے غم نے کر دیا لاغر مجھے	لو خبر میری جناب کبریا کیواسطے
یا خدا رنج فراق شاہ سے ناچار ہون	دے چھڑا اس رنج سے خیر الورا کیواسطے
فرط عصیان سے نہ مین روز جزا شرمندہ ہون	رکھ حیا میری خدایا مصطفےٰ کیواسطے

حازم کمتر ہے مجرم اور عاصی یا غفور
بخشدے اوسکو محمد مصطفےٰ کیواسطے

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولانا شیخ محمد صاحب خاقان مولودخوان مقیم بوسل

آپکا جسدم رخ زیبا نظر آیا مجھے	نور خلاق جہان مولا نظر آیا مجھے
شکر حق روئے شہ بطحا نظر آیا مجھے	ہون مین ششدر کیا کہون یہ کیا نظر آیا مجھے

حق تو یہ ہے آپ کے کوچہ مین یا شاہ ہدا — جنت الفردوس کا نقشہ نظر آیا مجھے

دور دل سے ہو گیا گلزار جنت کا خیال — خواب مین جب آپکا کوچہ نظر آیا مجھے

جن و انسان دیو پری اور حور و غلمان مین حسین — آپ سا کوئی نہین شاہا نظر آیا مجھے

کیون نہ نظرون سے گرا دون مین تجھے ای آفتاب — سرور دین کا رخ زیبا نظر آیا مجھے

ہو گیا دل صاف میرا جب ترے اذکار سے — یا خدا جلوہ ترا ہر جا نظر آیا مجھے

اسے دل شیدا خیال باغ جنت دور کر — عالم رویا مین اب طیبہ نظر آیا مجھے

ہو گیا خاقان مین حیران مثال آئینہ — جب شہ لولاک کا جلوہ نظر آیا مجھے

غزل در نعت شریف حضرت سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان صاحب دیوان حنفی مقیم پوسد ضلع ایوت محل

ہے صل علی ورد اکثر ہمارا — فدا دل ہے روئے نبی پر ہمارا

کہین رنگ لائے مقدر ہمارا — ہو گلزار طیبہ مین بستر ہمارا

گرا آنکھ سے اشک یاد نبی مین — ہے انمول ایدل یہ گوہر ہمارا

پڑھین شعر اوصاف ابروئے شہ مین — چلے دشمن دین پہ خنجر ہمارا

ثنا خوان ہین ہم قامت شاہ دین کے — دماغ اندنون ہے فلک پر ہمارا

رخ و چشم حضرت کا ہے عشق ہم کو — ہے جنت ہماری ہے کوثر ہمارا

زبان پر ہے توصیف ابروئے احمد — عجب رکھتا جوہر ہے خنجر ہمارا

تڑپ جائے یاد رخ شاہ مین دل — ہو رقصان یہ لوٹن کبوتر ہمارا

لکھا کرتے ہین ہم سدا وصف حضرت — ہے پر نعت احمد سے دفتر ہمارا

لکھا ہم نے ہے وصف گیسوئے احمد — دماغ اسلئے ہے معطر ہمارا

تمنا ہوئی دل کی خاقان پوری — ہوا ساتھ حضرت کے محشر ہمارا

عقیدهٔ مؤلف

اسلئے ہے مجھے ایدوستو حسرت افسوس
نہ دین کی ہوئی اب تلک نہ زیارت افسوس

دل مین دیدار محمدؐ کی ہے حسرت ازحد
پر میسر نہین ہوتی ہے زیارت افسوس

مجکو بلوالو خدا کے لئے جلدی حضرت
آپ کے ہجر مین ہے مجھپہ مصیبت افسوس

روضۂ پاک پہ جلدی سے بلالو مولا
یان ستاتی ہے مجھے آپکی فرقت افسوس

ایک تو بوجھ گناہون کا ہے سر پر میرے
دوسری ہجر کی ہے مجھپہ مصیبت افسوس

لطف سے حازم کمتر کو بلالو حضرت
ہجر مین اوسکی بہت غیر ہے حالت افسوس

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان صاحب دیوان مقیم پوسد

نظر آئی جس دم بہارِ مدینہ
ہوا قلب مضطر نثارِ مدینہ

عجب ہے مجبو وقارِ مدینہ
ہے فردوس اعلیٰ بہارِ مدینہ

فلک سے اسے دینا نسبت خطا ہے
فلک سے ہے بڑھکر وقارِ مدینہ

نہ تاخیر کیجئے بلانے مین مجکو
برائے خدا تاجدارِ مدینہ

لگائے کوئی مثل سرمہ الٰہی
مری آنکھ مین اب غبارِ مدینہ

گل باغ جنت کے بدلے الٰہی
چبھون اپنے دامن مین خارِ مدینہ

نہین طالب دولت و زر ہون یارب
لقب ہو مرا خاکسارِ مدینہ

نکر اے پری توتیا کی تمنا
لگا آنکھ مین تو غبارِ مدینہ

خوشی ہو مجھے عید کی طرح حاصل
نظر آئین گر شہسوارِ مدینہ

مرے گلشنِ قلب مین یا الٰہی
تمنا ہے پیدا ہون خارِ مدینہ

ہوئی آرزو میری خاقان پوری
دکھائی خدا نے بہارِ مدینہ

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد قاسم صاحب حسان صدر مدرس مدرسہ ہندستانی ڈگرس

سن مراد عابرائے خدا
فخر شاہ وگدا برائے خدا

نزع مین مصطفےٰ آ برلئے خدا
جلد تشریف لا برائے خدا

سید ہا رستہ دکھا برائے خدا
خضر کے رہنما برائے خدا

میرا پیغام اے صبا شہ کو
جلد جا کر سنا برائے خدا

نام حسان کر اپنے بردون مین
اے شہ دوسرا برائے خدا

قصیدہ مؤلف

جس نے دیکھا شہ کونین کا روضہ ہوگا
بخدا خلد پہ اوس شخص کا قبضہ ہوگا

وصف جس شعر مین قامت کا ترے ہوگا رقم
ہے یقین شعروہ غیرت دہ طوبیٰ ہوگا

ہجر دندان محمد مین محبو میرا
اشک آنکھون سے ٹپک کر دریکتا ہوگا

روضہ شاہنشہ لولاک کا مین دیکھونگا
مری قسمت مین خدا نے جو یہ لکھا ہوگا

ہے یقین باغ جنان اوسکو ملیگا جازم
عشق جسکو شہ لولاک لما کا ہوگا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان حنفی سلمہ اللہ الولی القوی مقیم سدبو

درگاہ الٰہی مین دعا میری یہی ہے
دیدار نبی کا ہو تمنائے دلی ہے

اللہ کے محبوب و رسول آپ ہین حضرت
ہے میرا عقیدہ یہی ایمان یہی ہے

لون مہر نبوت کا کہین آپکی بوسہ
یا حضرت احمد یہ تمنائے دلی ہے

ہے ورد جسے نام مبارک کا تمہارے
بے شک وہ بشر یا شہ کونین ولی ہے

عشاق نبی آئین صفت سنے نبی کی
گھر آج مرے محفل میلاد نبی ہے

تعریف جناب شہ لولاک کی سنکر
ہر سامعین کی روح یہان جھوم رہی ہے

چھوآئی ہے تو زلفِ شہِ کون و مکان کو
اے بادِ صبا اسلئے عنبر مین بسی ہے

کیونکر نہ اوٹھون قبر سے مین روزِ قیامت
دن وعدۂ دیدار محمدؐ کا یہی ہے

آتا ہے نظر نور جدہر دیکھتا ہون مین
پُر نور جناب شہِ انور کی گلی ہے

صد شکر کہ اب مین بھی ثناخوان ہون اونہین کا
قرآن مین ثنا جنکی خداوند نے کی ہے

کس طرح نہ ہو ناز مجھے بخت پر اپنے
خدمت مجھے محبوبِ الٰہی کی ملی ہے

ہو جاؤن فنا عشق مین محبوب خدا کے
خالق سے دعا خاقان کی یہی ہے

قصیدۂ مؤلف

مدینہ مین مجکو بلا لو نبیؐ جی
بلا لو نبیؐ جی بلا لو نبیؐ جی

جدائی کے صدمے اوٹھاؤن مین کب تک
مجھے اپنے در پر بلا لو نبیؐ جی

بلا لو مجھے جلد طیبہ مین حضرتؐ
مرے دل کی حسرت نکالو نبیؐ جی

ستاتی ہے فرقت تمہاری مجھے اب
یہ مجھپر مصیبت ہے ٹالو نبیؐ جی

بلا کر مدینہ مین یا سرورِؐ دین
مجھے اپنا خادم بنا لو نبیؐ جی

گناہون کے دریا مین ہم ڈوبتے ہین
اس آفت سے ہم کو بچا لو نبیؐ جی

تمہاری جدائی مین حازم ہے مضطر
اوسے ہند سے اب بلا لو نبیؐ جی

قصیدۂ مؤلف

محمدؐ کے روضہ پہ جایا کرین ہم
محمدؐ کا دیدار پایا کرین ہم

دعا تجھسے ہے یا الٰہی سدا یہ
مدینہ کو ہر سال جایا کرین ہم

خبر لو ہماری شہِؐ دین کب تک
غم و رنج فرقت کا کھایا کرین ہم

اگر ہو میسر ہمین خاک روضہ
تو آنکھون مین اپنی لگایا کرین ہم

یہ حسرت ہے دل کی ہمارے محمدؐ ۔۔۔ کہ خادم تمہارے کہایا کریں ہم

تمنا ہے حازم کہ قبرِ نبیؐ پر
سدا چادرِ گل چڑھایا کریں ہم

قصیدۂ مؤلف

تمہارے ہجر مین ہمکو بہت اب بیقراری ہے ۔۔۔ مدینہ مین بلا لیجئے یہی حسرت ہماری ہے
جنابِ سرورِ دین رحمۃ للعالمین احمدؐ ۔۔۔ بلالو ہند سے طیبہ مین یہ حسرت ہماری ہے
بلا لیجے بلا لیجے مجھے اب اپنے روضہ پر ۔۔۔ تمہارے ہجر مین دن رات حضرت بیقراری ہے
تمہارے طالبِ دیدار ہم ہین یا رسول اللہ ۔۔۔ دکھادو صورتِ زیبا تمنا یہ ہماری ہے

بلالو حازمِ کہتر کو اب جلدی مدینہ مین
تمہارے ہجر مین اوسکو نہایت بیقراری ہے

قصیدۂ مؤلف

شاہِ دین نورِ خدائے ایزدِ غفار ہے ۔۔۔ بادشاہِ انس و جان ہے سیدِ ابرار ہے
انکی خاطر حق نے ہے کونین کو پیدا کیا ۔۔۔ دونون عالم کا انہین کو کر دیا سردار ہے
ہو منوا اپنا پیمبرؐ سرورِ ہر دو سرا ۔۔۔ کارخانہ کا خدائے پاک کے مختار ہے
ہین جو مشرک اور کافر اور کاذب دوستو ۔۔۔ اونپہ خلاقِ جہان کی لعنت و پھٹکار ہے

بخشدیجے حازم و خاقان کو بہرِ نبیؐ
عرض اونکی آپ سے یا ایزدِ غفار ہے

قصیدۂ مؤلف

تمہارے ہجر مین مجکو ہمیشہ آہ و زاری ہے ۔۔۔ الم ہے رنج ہے غم ہے قلق ہے بیقراری ہے
تڑپتے ہین ہمیشہ ہم تمہارے ہجر مین حضرتؐ ۔۔۔ بلالو روضۂ اقدس پہ یہ مرضی ہماری ہے
تمنا ہے کہ جاکر ہند سے سوئے عرب جلدی ۔۔۔ درِ شہؐ کے بنین جاروب کش مرضی ہماری ہے

تڑپتا ہون دیارِ ہند مین تیری جدائی مین | بلالے جلد طیبہ مین کہ از حد بیقراری ہے

رسول اللہ کے روضہ پہ جا کر جلد لے حازم
چیٹرہائین چادر گل اب یہی حسرت ہماری ہے

قصیدۂ مؤلف

نہین ہون ترے در پہ آنے کے قابل | نہین ہون مین صورت دکہانے کے قابل
گنہگار ہون یا الٰہی بہت ہی | نہین مین ہون صورت دکھانے کے قابل
بلا لیجے طیبہ مین جلدی کہ مین ہون | نہین بار فرقت اوٹھانے کے قابل
گناہون نے شرمندہ ایسا بنایا | نہین ہون مین چہرہ دکھانے کے قابل

دکھا شکل حازم کو اے کملی والے
نہین وہ رہا اب ستانے کے قابل

قصیدۂ مؤلف

مدینہ مین مجکو بلاؤ محمدؐ | رخ پاک اپنا دکھاؤ محمدؐ
خدا کے لئے آپ دیدار سے اب | لگی دل کی میرے بجھاؤ محمدؐ
ہے حسرت کہ دیکھون مین روضہ کو جلدی | خدا کے لئے اب بلاؤ محمدؐ
بلاکر مدینہ مین مجکو خدارا | کہین جام وصلت پلاؤ محمدؐ
نہین مجکو باغ جنان کی تمنا | کہین اپنا روضہ دکھاؤ محمدؐ

یہی ورد حازم کو صبح و مسا ہے
مجھے اپنا خادم بناؤ محمدؐ

قصیدۂ مؤلف

اب رحم صبا مجھپہ کہین کھائے تو اچھا | حضرتؐ کو خبر میری یہ پہونچائے تو اچھا
ہے حق سے دعا میری یہی صبح سے تا شام | دم یاد مین حضرتؐ کے نکلجائے تو اچھا

دیدار محمدؐ کا مین مشتاق ہون یارب
دیدار وہ اپنا مجھے دکھلائے تو اچھا

ان آنکھون سے محبوبِ الٰہی کو مین دیکھون
یہ دلکی تمنا مرے برآئے تو اچھا

حازم کی یہ ہے عرض رسولِ عربیؐ سے
وہ روضہ پہ اپنے مجھے بلوائے تو اچھا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی مولانا شیخ محمد حبیب صاحب تخلص خاقان مصنف و مؤلف گلدستۂ خاقان و لوح سلیمانی حصۂ چہارم مقیم لوہسد ضلع ایوت محل ملک برار

محفلِ میلاد مین باشوق جاتا جاؤنگا
ذکرِ محبوبِ خدا سنتا سناتا جاؤنگا

تخمِ نیکی مزرعِ عقبیٰ مین بوؤنگا مدام
یادِ حضرتؐ مین سدا آنسو بہاتا جاؤنگا

رہکے خدمت مین محمد مصطفیٰؐ کی ہمدمو
جان و دل اپنا نبیؐ پر مین لٹاتا جاؤنگا

مجمعِ محشر مین سن لوگےکا جو آتے ہین نبیؐ
فرش آنکھون کا سرِ محشر بچھاتا جاؤنگا

عاشقِ نعتِ نبی ہون خلد مین بھی دیکھنا
نعتیہ غزلون کو حورون سے گواتا جاؤنگا

کیا خوشی ہوگی مجھے روزِ جزا اے دوستو
حشر مین جب عاشقِ احمد کہاتا جاؤنگا

حشر مین کہتا ہے لطفِ شہؐ باآواز بلند
مین گنہگارون کو حق سے بخشواتا جاؤنگا

خوبیِ قسمت سے ملجائے جو نعلِ مصطفیٰؐ
چومتا جاؤنگا آنکھون سے لگاتا جاؤنگا

کہتا ہے خاقان مین ہون بندۂ ربِ جہان
روبروے حق ہمیشہ سر جھکاتا جاؤنگا

قصیدۂ مؤلف

صبا جاکر مری فخرِ مسیحا کو خبر کردے
مریضِ ہجر کا جلدی علاج پُر اثر کردے

مجھے پہونچادے یثرب تک یہی ہے آرزو میری
مرے نخلِ تمنا کو خدایا بارور کردے

تڑپتا ہون مثالِ مرغِ بسمل تیری فرقت مین
رسولؐ اللہ میرا دور یہ دردِ جگر کردے

مین پہونچون جلد طیبہ مین یہی ہے آرزو دل مین
الٰہی روضۂ احمد پہ تو میرا گذر کردے

تڑپتا ہے تری فرقت مین حازم رات دن شاہا
خدا کے واسطے اسپر عنایت کی نظر کر دے

قصیدۂ مؤلف

جلد سوئے مدینہ تو جانا ہما
حال میرا نبی کو سنانا ہما

جا کے روضہ پہ حضرت کے ہی آرزو
جادر گل کہین اب چڑھانا ہما

میری جانب سے پڑھنا بہت ان درود
کوئے شہ مین ہو جب تیرا جانا ہما

ہون مین عاشق جناب شہ دین کا
مدح حضرت تو مجکو سنانا ہما

ہے یہی عرض تجھسے ری اب کہین
شعر حازم نبی کو سنانا ہما

غزل در منقبت حضرت خواجہ خواجگان ولی الہند سیدنا و مولانا خواجہ معین الدین سنجری چشتی اجمیری رضی اللہ تعالی عنہ

از تصنیف محمد لیسین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن کرس تعلقہ دار ودہ ضلع ایوت محل

مجھے جلوہ دکھا دینا معین الدین اجمیری
کہ مین ہون آپکا شیدا معین الدین اجمیری

ترے الطاف سے مجکو ملیگا باغ رضوانی
مین ہون خادم تری در کا معین الدین اجمیری

ولیون مین کیا تجکو خدا نے شاہ ہی سبکا
نہین کوئی ترے جیسا معین الدین اجمیری

مین شیدا ہون ترا خواجہ بلا کر جلد مجکو تو
دکھا دے اب رخ زیبا معین الدین اجمیری

نہین ہے مجکو گلزار بہشتی کی ذرا پروا
ہون خادم ترے در کا معین الدین اجمیری

غریبون اور فقیرون اور یتیمون کے معاون ہین
مرے خواجہ مرے مولا معین الدین اجمیری

در دولت پہ مجھ حازم کو بلوا لیجئے مولا
پریشان حال ہون خواجہ معین الدین اجمیری

قصیدۂ مؤلف

شہ دین کی ہمین واللہ یارو جاہ کافی ہے	محمد مصطفےٰ کی اسے محبو جاہ کافی ہے
نہین ہے مال و دولت جاہ و حشمت کی ذرا پروا	تمھاری یارسول اللہ ہم کو جاہ کافی ہے
کسیے کو الفت غلمان کسیکو الفت حوران	مجھے تو سرور دین کی محبو جاہ کافی ہے
کسیکو مال و زر کی ہے کسیکو بادشاہی کی	مجھے تو فخر عالم کی عزیز و جاہ کافی ہے

مکان خلد مین ہیو یجا نسے حازم روز محشر بس
تمھین شاہنشہ لولاک کی تو جاہ کافی ہے

قصیدہ مولف

یارب مجھے ہے احمد مختار سے غرض	یعنی جناب سید ابرار سے غرض
حوران خلد سے مجھے الفت ذرا نہین	دلکو ہے عشق احمد مختار سے غرض
شاہی سے کام ہے نہ کسی بادشاہ سے	مجکو فقط ہے خدمت سرکار سے غرض
خواہش ہمین ہے مال کی دولت کی یا خدا	مجکو فقط ہے شاہ کے دیدار سے غرض

حازم نہین ہے شیفتہ حوران خلد کا
رکھتا ہے وہ رسول کے دیدار سے غرض

غزل در نعت شریف حضرت افضل المرسلین خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مقیم پوسد

جب شہ دین رخ پر نور دکھا دیتے ہین	ہم مہ و مہر کو نظرون سے گرا دیتے ہین
مہ و خورشید کو حیران بنا دیتے ہین	جب نبی رخ سے نقاب اپنا اوٹھا دیتے ہین
خوش وہ ہوتا ہے کہ احباب کفن مین جسکے	خاک اوس روضۂ انور کی لگا دیتے ہین
جب مدینہ کی طرف جانیکو ہوتا ہے رجوع	دل ناشاد کو ہم اپنے دعا دیتے ہین
دیکھکر روے نبی ہوتے ہین جسدم بیہوش	دوست اپنے ہمین قرآن کی ہوا دیتے ہین
ضعف سے جب رہ طیبہ نہین طے ہوتی ہے	حضرت موسیٰ مجھے اپنا عصا دیتے ہین

یا نبیؐ کہتا ہون جب روضۂ شہ پر جا کر — اُمتی کی شہِ کونین صدا دیتے ہین

ہجر شاہنشہِ لولاک مین نالے میرے — ساکنِ چرخ کے دل یارو ہلا دیتے ہین

باغِ جنت کا قبالہ تجھے خاقان اس دم
اس غزل کا صلہ محبوبؐ خدا دیتے ہین

غزل فی الشان جناب شیخ نا پیر دستگیر زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی سیدنا و مولانا حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان سلمہ اللہ الرحمان مقیم پوسد ضلع ایوت محل ملک (برار)

محب خالقِ اکبر محی الدینؓ جیلانی — عزیزِ شافعِ محشر محی الدینؓ جیلانی

مرے حامی مرے یاور محی الدینؓ جیلانی — مرے رہبر مرے سرور محی الدینؓ جیلانی

گدا ہون آپ کے در کا نہین خواہش ہے شاہی کی — محب حضرت داور محی الدینؓ جیلانی

تمہارے ہجر مین دن رات مضطر ہون تن من مین — بلا لیجے مجھے در پر محی الدینؓ جیلانی

پلا کر جامِ عرفان کا بنا دیجے مجھے بیخود — نہ کیجے دیر اب دم بھر محی الدینؓ جیلانی

مرا بھی نام لیجے کفش بردارون مین تم اپنے — حبیبِ خالقِ اکبر محی الدینؓ جیلانی

بلا لیجے مجھے در پر دکھا دیجے رُخِ انور — برائے احمدؐ اطہر محی الدینؓ جیلانی

تمہارا ہون مرید و خادم و مملوک مین شاہا — مجھے ہے ناز قسمت پر محی الدینؓ جیلانی

مرید و مدح خوان ہے آپ کا یہ عاجز خاقان
ترحم کیجے اسیر محی الدینؓ جیلانی

غزل فی الشان حضرت خواجۂ خواجگان سیدنا و مولانا خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی بہشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان مقیم پوسد

دکھا دے یا خدا چہرہ معین الدینؓ چشتی کا — کہ ہون مین والہ و شیدا معین الدینؓ چشتی کا

دہن سے نام جب نکلا معینؓ الدین چشتی کا
کہا سب نے مجھے شیدا معینؓ الدین چشتی کا

عطا ہو خالقِ کونین مجکو بادۂ عرفان
کہ ہون مین چاہنے والا معینؓ الدین چشتی کا

خداوند جہان مجکو برائے احمدِ مرسل
دکھا دے جلد تر روضہ معینؓ الدین چشتی کا

تمنا کب دل بیتاب کی بر آئیگی اپنے
نظارہ کب ہمین ہوگا معینؓ الدین چشتی کا

سدا سرشار ہے وہ بادۂ عرفان سے یارو
جسے ہے عشق احمدؐ کا معینؓ الدین چشتی کا

تصور ہر گھڑی ہر لحظہ ہے خاقان عاجز کو
علاؤؒ الدین صابر کا معینؓ الدین چشتی کا

غزل جناب شیخ محمد حبیب صاحب خاقان مولوی خوان مقیم پوسد در توصیف حضرت قطب العالم السیادت اشیعتہ فیض برکات قمر آسمان طریقت شمس فلک معرفت وحقیقت رکن الملت بُرہان الشریعت حضرت سیدنا و مولانا حاجی سید شاہ محمد دیوان صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ مزار شریف رصحرائی منگرول پیر

یا خدا ہر شہنشاہِ رسالت مجکو
جلد ہو حضرتِ دیوان کی زیارت مجکو

ہے دعا حق سے کہ تا روزِ قیامت مجکو
عشقِ دیوان کے مرض سے نہ ہو صحت مجکو

دیکھکر کوچۂ دیوان کو یہی مین نے کہا
جیتے جی آیا نظر گلشنِ جنت مجکو

یاد مین ابروے خمدار شہِؐ عالم کے
بخدا دستہ ہے شوقِ شہادت مجکو

خواب مین روئے منور نہ تمھارا دیکھا
یا شہنشاہِ جہان ہے یہی حسرت مجکو

عشقِ دیوانؒ کا بیمار ازل سے مین ہون
اے مسیحا نہین درکار ہے صحت مجکو

حشر مین الفت دیوانؒ کی بدولت اے دل
ہو گیا حق سے عطا گلشنِ جنت مجکو

عرض ہے آپ سے خاقان کی یہی شام وسحر
اپنی خدمت مین بلا لیجئے حضرتؒ مجکو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد قاسم صاحب خان صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی ڈگرس تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک دبرار

ہوا گر سوئے عرب ہند سے جانا میرا
فضل حق سے ابھی ارمان ہو پورا میرا

گر ہو کوئے شہ عالم مین گذارا میرا
چہچہے جی گلشن جنت پہ ہو قبضہ میرا

یا نبی بہر خدا جلد دکھا دو جلوہ
ہجر مین سخت ہے مضطر دل شیدا میرا

صدمۂ ہجر رُخ بادشہ عالم سے
ہوگیا صورت گل چاک کلیجہ میرا

ہے تمنا یہی اے خالق عالم میری
ہو لقب واصف شاہنشہ والا میرا

مین ہون مداح نبی اسلئے حسان حزین
بول شعراء زمانہ مین ہے بالا میرا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی شیخ عبد الرسول صاحب خطیب باسم صاحب دیوان صدر مدرس مدرسۂ ہندوستانی پوسٹ ضلع الوت محل ملک دراوڑ

رسول خالق اکبر کی کچھ مدحت سناتا ہون
ملک جن و بشر کو شیفتہ شہ کا بناتا ہون

گل رخسار احمدؐ کی صفت کچھ یان سناتا ہون
گل مضمون رنگین کا مین گلدستہ بناتا ہون

محمد مصطفےؐ اجب ہے مرا آقا مرا حامی
عبث روز قیامت کا مین دل پہ غم اوٹھاتا ہون

جلائے کسطرح مجکو عزیز و آتش دوزخ
شہ کون و مکان کے عشق مین دلکو جلاتا ہون

گلستان سخن سے مین گل مدحت کو چن چن کر
مزار سید والا پہ گلدستہ چڑہاتا ہون

پریشان ہوگئی ہے ہند سے میری طبیعت اب
نہ روکو ہمدمو مجکو مدینہ کو مین جاتا ہون

بروز حشر فرحان پر نگاہ لطف یا حضرت
بُرا ہون یا بھلا ہون آپکی اُمت کہاتا ہون

سلام از تصنیف محمد یسین حازم مؤلف گلدستہ ہذا بوقت قیام محفل میلاد خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا حبیب خدا السلام علیک
یا شہ انبیا السلام علیک

سرور دوسرا السلام علیک
ہادی و پیشوا السلام علیک

یا نبی مصطفےٰ السلام علیک
سرورِ اولیا السلام علیک

شافع دوسرا السلام علیک
سرور اتقیا السلام علیک

یا رسولِ خدا السلام علیک
تم ہو نورِ خدا السلام علیک

دیجے حازم کو بھی جواب سلام
وہ ہے کہتا سدا السلام علیک

سلام جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مقیم یوسد بوقت قیام محفل حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام اے حضرت احمد نبی
السلام اے نور اللہ القوی

السلام اے حضرت خیر الوریٰ
السلام اے سرورِ ہر دوسرا

السلام اے حضرتِ شاہِ عرب
السلام اے سرور والاحسب

السلام اے حضرتِ شاہِ زمان
السلام اے باعث ہر دو جہان

السلام اے حضرتِ شاہ ہدیٰ
السلام اے خاص محبوبِ خدا

السلام اے حضرت شاہِ امم
تم رسول اللہ ہو حق کی قسم

التجا ہے آپ سے خاقان کی
اپنی خدمت مین بلالو یا نبی

مناجات جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولودخوان حنفی مقیم یوسد بدرگاہ پاک حضرت قاضی الحاجات مجیب الدعوات

یا خدا بہر احمد اطہر
سرور دین محمد اطہر

بہر اصحاب و اہل بیت نبی
کر دعائین مری قبول سبھی

وحدہٗ لا شریک ہے تو خدا
نہین معبود کوئی تیرے سوا

عالم الغیب ہے خدا یا تو
ساتر العیب ہے خدایا تو

ہو میسر زیارت احمدؐ
لب پہ ہردم ہو نام احمدؐ کا
یا خدا ہے یہی دعا تجھسے
دل سے ہو دور میرے ہر اک غم
یا الٰہی پئے شہؐ امت
نور ایمان کر عطا یا رب
اپنے فضل و کرم سے یا اللہ
جو پڑھاتے ہین شاہ کا مولود
جائین جنت مین حاضرین تمام
یا خدا بہر احمدؐ اطہر
یا خدا بہر مصطفےٰ مجھپر

ہو میسر شفاعت احمدؐ
مین کہاؤن غلام احمدؐ کا
خدمت مصطفےٰؐ امین ہو بجادے
دونون عالم مین مین ہون خرم
مرتے ہی کر عطا مجھے جنت
اور گنہ بخشدے ہمارے سب
بخشدے امتِ رسولؐ اللہ
کر عطا اونکو خلد اے معبود
لے کے محبوبؐ کبریا کا نام
بخش کر مجکو فضل کر مجھپر
اپنی رحمت مدام نازل کر

ورد خاقان کا ہو یا اللہ
دمبدم لا الٰہ الا اللہ

اللھم صل علے سیدنا و مولانا محمد و علے ال سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم اللھم صل علے سیدنا و مولانا محمد النبی الامی و علے الہ و صحبہ وسلم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ؁ وسلام علے المرسلین ؁ والحمد للہ رب العلمین ۵

قطعات تواریخ طبع گلدستۂ حازم فی مدح حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار گوہربار مداح حضرت سید ابرار سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار وسلم شاعر شیرین زبان جناب مخدومی اُستادی مولوی شیخ محمد صاحب متخلص بہ خاقان مولود خوان صاحب دیوان حنفی سلمہ اللہ الولی القوی مقیم تعلقہ پوسد ضلع ایوت محل ملک برار ابن جناب شیخ بڑے صاحب مرحوم باسموی

حازم نے خوب لکھا یہ نعتیہ رسالہ کیجے نہ فکر خاقان تاریخ ہے یہ اسکی	تاریخ اسکی مجکو لکھنا ہے آج لازم دل نے کہا کہ کہدو باغ کلام حازم

الیضاً

اس مین صفت سرور دین صل علی ہے مقبول خداوند جہان ہے یہ رسالہ	ہر عاشق مدح نبوی اسپہ فدا ہے وصف شہ لولاک لما اسمین لکھا ہے

ہرسمت سے غل صل علی کا ہوا خاقان
جسوقت کہ یہ ذکر شہ دین چھپا ہے

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار گوہربار مداح حضرت سید ابرار سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار وسلم شاعر

شیرین زبان جناب مجبی منشی محمد قاسم صاحب متخلص بہ حسان حنفی سلمہ اللہ الولی القوی صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی ڈگرس تعلقہ دارو ضلع ایوت محل ملک برار

ہو گیا حسان غل صل علی کا ہر طرف	چھپ گئی جب مدحت شاہنشہ دین دل پسند
لکھو اس گلدستۂ حازم کی تم تاریخ یون	چھپ گئی اب مدحت شاہنشہ دین دل پسند
	۱۳ ھ

قطعۂ تاریخ رقم زدہ کلک گوہر سلک مداح حضرت سیدابرار سیدنا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار وسلم شیدائے ذکر خاتم النبیین محمد لیسین متخلص بہ حازم حنفی مؤلف گلدستۂ ہذا ساکن قصبہ ڈگرس تعلقہ دارو ہ ضلع ایوت محل ملک برار ابن جناب شمس الدین صاحب ساکن ڈگرس

نعت رسول پاک خدائے کریم مین	فضل خدا سے میرا یہ گلدستہ ہے چھپا
حازم خدا کے فضل سے پوری ہوئی مراد	شکر خدا یہ۔ ذکر شہ دین چھپ گیا
	۱۳ ھ

اللھم صل علے سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم

مکتوب شیخ عبدالرسول خطیب باسم حال صدر مدرس پوسد

نخلِ امید ہر اک اب مرے سرور ہو گا	سامنے آنکھون کے کب گنبدِ اخضر ہو گا
قدِ محبوب کی گر لکھتا رہون مین توصیف	قد مرا غیرتِ شمشاد و صنوبر ہو گا
دیکھنا یون ہی رہے اشک جو فرقت مین روان	دیدۂ زار مرا چشمۂ کوثر ہو گا
قربِ ابرو نہین دنبالۂ سرمہ شاید	رکھا لشکر مین یہ خنجر تہ خنجر ہو گا
سجدۂ حق مین اگر سر کو جھکائینگے ہم	داغ پیشانی کا رشکِ مہ و اختر ہو گا
رنگ لائیگا غمِ داغِ فراقِ احمدؐ	گل یہ گلدستۂ جنت سے بھی بڑھکر ہو گا
لبِ رنگین کے تصور مین شہِ والا کے	اشک آنکھون سے مرے لعل نیک تر ہو گا
ایسی چہکار بھلا بلبلِ گلشن کی کہان	نغمہ خوان بزم مین فرحان سخنور ہو گا
نہ کسی غیر کا مین چاہنے والا بن کر	جاؤنگا سوئے عرب شاہ کا والا بنکر
واصفِ خالِ رخِ سید والا بن کر	چشمِ مخلوق مین رہتا ہون ستارا بنکر
دیکھ لی ہے جو تری خواب مین پیاری صورت	عشق کا تیر لگا دل پہ نشانا بنکر
فرقتِ شاہ کی گرمی ہے وہ دلمین پنہان	خاک کر دے ابھی دوزخ کو شرارا بنکر
ٹکٹکی باندھکے منھ دیکھین گے اہلِ محشر	حشر مین آؤنگا جب آپ کا شیدا بنکر
طاعتِ حق نہ ہوئی تجھ سے دلا اک لحظہ	کھو دیا عمر کو ناحق سگِ دنیا بنکر
دردِ دندانِ شہِ دین کی صفت لکھتا ہون	نقطۂ شعر چمکتا ہے ستارا بنکر
عرض فرحان کی ہے تجھ سے ہی خورشیدِ عرب	تیرے کوچے مین رہون مین کہین ذرہ بنکر
جو مومن بزمِ میلادِ رسول اللہؐ مین آتے ہین	مراتب کیسے کیسے حق تعالی سے وہ پاتے ہین
ملک حور و پری فرش اپنی آنکھون کا بچھاتے ہین	جہان پر ہم رسول اللہؐ کا مولد پڑھاتے ہین
یہ وہ ہے محفلِ اقدس کہ ذوق و شوق سے آکر	پرِ طاؤس کا جبریلؑ یان پنکھا ہلاتے ہین
مکان جنت مین پائینگے خدا سے وہ صلہ بے شک	رسولؐ اللہ کا مولود جو گھر مین پڑھاتے ہین

پس مردن نمایان نور اونکی قبر مین ہوگا — جو بزم مصطفےٰ مین شمع کافوری جلاتے ہین

مثال گل مہکتے جائینگے وہ باغ جنت مین — جو عود اور عود بتی محفل شہ مین جلاتے ہین

پئینگے جام کوثر حشر مین حضرت کے ہاتھون سے — جو بزم مصطفےٰ مین چاء اور کافی پلاتے ہین

جو کرتے مال و زر ہین خرچ میلاد شہ دین مین — مکان خلد برین مین خاص وہ اپنا بناتے ہین

بلا مین رنج مین غم مین مصیبت و آفت مین — وسیلہ ہر جگہ حضرت کو ہم اپنا بناتے ہین

ہر اک شادی غمی مین اے عزیز و اہل عرفان — جناب سرور کونین کا مولد پڑھاتے ہین

تو پھر کیونکر نہ ہم اسکو پڑھا دین شوق سے فرحان
کہ جب اہل مدینہ اہل بیت اللہ پڑھاتے ہین

پڑھو تم صدق دل سے مومنو ہر بار بسم اللہ — خدا انکا حشر مین دکھلائیگی دیدار بسم اللہ

محبو شوق سے پڑھتے رہو ہر بار بسم اللہ — بنا دیتی ہے یہ آتش کو بھی گلزار بسم اللہ

رکھینگے ورد جو اس کا تو روز حشر یہ انکو — دلائیگی خدا سے خلد کا گلزار بسم اللہ

مصیبت اور آفت مین جو کوئی اسکو پڑھتا ہے — تو کر دیتی ہے فوراً اوسکا بیڑا پار بسم اللہ

پس مردن جو اسکا داغ الفت لیکے جائیگا — بنا دیگی لحد کو غیرت گلزار بسم اللہ

نہ چھوٹیگی نہ چھوٹیگی دم آخر بھی یہ فرحان — کہ اب تو پڑ گئی میرے گلے کی ہار بسم اللہ

لازم ہے مومنون کو وظیفہ درود کا — ہوتا ہے قدسیون مین بھی چرچا درود کا

اے حاضران بزم پڑھو شوق سے درود — پیش حضور جائیگا تحفہ درود کا

پڑھنے سے اسکے ہوتا ہے دیدار مصطفےٰ — کیا جانے کوئی دوستو رتبہ درود کا

حوران خلد چھاتی سے اپنی لگائینگی — جائیگا جب بہشت مین شیدا درود کا

ظلمت کا خوف کیا ہے تجھے اے درود خوان — ہوگا تری لحد مین اوجالا درود کا

پڑھ پڑھ کے بار بار درود محمد مین شوق سے
فرحان مین اب کھلاتا ہون غنچہ درود کا

غزل در توصیف حضرت سیدنا و مولانا مرشدنا سید عبد الرزاق صاحب قادری نقشبندی رفاعی بغدادیؒ مزار شریف دیا مرا و تی (برار)

مرے آقا مرے رہبر جناب پیر بغدادی — تصدق جان ہے تم پر جناب پیر بغدادی
پلائے جام عرفانی محی الدینؓ کے جانی — دکھادے چہرۂ انور جناب پیر بغدادی
بنالے اپنا دیوانہ بنادے اپنا مستانہ — مرے جانی مرے دلبر جناب پیر بغدادی
مجھے خدمت مین بلوالے محی الدینؓ کے پیارے — نہ اب مجھکو پھرا در در جناب پیر بغدادی
لکھون کیونکر ثنا تیری زبان قاصر ہے یان میری — محب خالق اکبر جناب پیر بغدادی
سسکتا ہون تڑپتا ہون تپ فرقت سے جلتا ہون — پلادو وصل کا ساغر جناب پیر بغدادی
نہ فرحان سے ہوئی خدمت یہ دل مین رہ گئی حسرت — مرے آقا مرے رہبر جناب پیر بغدادی

غبارا اب کسی صورت معین الدین اجمیری — دکھا اپنی مجھے صورت معین الدین اجمیری
کہان ہے مجھ مین یہ طاقت معین الدین اجمیری — لکھون گر کچھ تری مدحت معین الدین اجمیری
وہ حوران بہشتی کی طرف ہرگز نہ دیکھے گا — جسے ہوگی تری چاہت معین الدین اجمیری
بلا اجمیر مین مجکو بہت دلتنگ رہتا ہون — ستاتی ہے تری فرقت معین الدین اجمیری
تری مدحت سرائی کی بدولت اندنون میری — ہوئی عالم مین اب شہرت معین الدین اجمیری
مرے مرشد مرے رہبر مرے آقا مرے حامی — تری درکار ہے ہمت معین الدین اجمیری
دکھادو بندۂ فرحان کو اپنا روضۂ اقدس — تمنا ہے یہی حضرت معین الدین اجمیری

گریان سکھی موری جان اوس محبوب خدا جو کہاوت ہے — وہ بادۂ عرفان پلاوت ہی اک آن مین مست بناوت ہے
سینے مین جب آوت ہے اور اپنا روپ دکھاوت ہے — کیا بولون سکھی حالت اپنی بسمل سا دل تڑپاوت ہے
واہ صل علی واہ صل علی ہر اک کی زبان پر آوت ہے — محفل مین غزل فرحان اپنی جب نعت نبی مین سناوت ہے
جب غور سے دیکھا ہر غنچہ مین گل و برگ و شجر ہر ڈالی مین — ترا جلوہ مو ہے نظر آوت ہے ترا جلوہ مجھے ہو تے آوت ہے
ملتا ہے مجھے اوسوقت مزہ کیا صل علی کیا صل علی — جب نام ترا لب پر موے محبوب الٰہی آوت ہے

اکبار تو سپنے مین موہے صورت تیرے دکھا صورت دے دکھا / کیا ارج کرون تورے ہجر مین جان مری ہونٹن آجات ہے
معراج کی شب یہ حکم ہوا رضوان کو خدائے اکبر کا / آراستہ کر باغ جنت مورا سیر کو دلبر آوت ہے
اکٹی جرم و خطا مین عمر مری نیکی کا کیا نا کام کوئی / جب دھیان مین کرتا ہون اسدم دل تیرے گھبراوت ہے
کونین کے مالک سرور دین خدمت مین بلاؤ اسکو کہین / اب ہند مین یہ فرحان حزین ن مین بہت گھبراوت ہے

نہ اب در در پھرا مجکو محی الدین جیلانی / حضوری مین بلا مجکو محی الدین جیلانی
پھنسا کر طائر دل میرا دام زلف مین اپنے / مصیبت سے چھڑا مجکو محی الدین جیلانی
پریشان گرمی خورشید سے ہون جبکہ محشر مین / تہ دامن چھپا مجکو محی الدین جیلانی
مرے دل مین نہین قصر جنان کی آرزو بالکل / فقط روضہ دکھا مجکو محی الدین جیلانی
دکھا دے شکل نورانی رسول اللہ کے جانی / برائے مصطفے مجکو محی الدین جیلانی
وسیلہ رنج مین غم مین بلا مین اور آفت مین / نہین تیرے سوا مجکو محی الدین جیلانی
فقط درکار ہے تیری فقط درکار ہے تیری / عطا مجکو عطا مجکو محی الدین جیلانی
شریعت کی طریقت کی حقیقت معرفت کی راہ / دکھا مجکو دکھا مجکو محی الدین جیلانی
بلا لے جلد فرحان کو کہین بغداد مین شاہا / نہ اب در در پھرا مجکو محی الدین جیلانی

غزل در توصیف حضرت سید احمد کبیر عرف حیات قلندر بادشاہ رح مزار شریف منگرول [illegible]

حبیب خالق اکبر قلندر شاہ منگرولی / محب شافع محشر قلندر شاہ منگرولی
نہ اب در در پھرا مجکو نہ اب وحشی بنا مجکو / نگاہ لطف ہو مجھپر قلندر شاہ منگرولی
تصدق جان ہے تم پر مرا ایمان ہے تم پر / مرے ہادی مرے رہبر قلندر شاہ منگرولی
تری وہ ذات ہے عالی تری درگاہ سے خالی / گیا کوئی نہین پھر کر قلندر شاہ منگرولی
مری مشکل کرو آسان طفیل خالق یزدان / مرا اب حال ہے ابتر قلندر شاہ منگرولی

ثنا خوان آپکا فرحان ہو مشکل سکی بھی آسان
حبیب خالق اکبر قلندر شاہ منگرولی

در مطبع مجتبائی طبع شد